فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

الحمد للہ رسالہ

قاطع حجۃ الفجار

ببیان

سنت سید الابرار

از تالیف منیف شاعر بے بدل صوفی بے مثل حضرت مولانا مولوی حاجی
حافظ محمد عبد الکریم مسلم رح مصنف دیوان گلشن ہدایت

زیر اہتمام
حضرت مولانا عبد السلام صاحب البستوی سلفی

ناشر و طابع
کتب خانہ مسعودیہ اردو بازار نل والی گلی ۲۰۸۵ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ

اسلام ایک مکمل نظام حیات اور دستور زندگی ہے۔ انسانوں کی رہنمائی کے لئے اس نے ہر قسم کے احکام بیان کئے ہیں۔ اس طرح اسلام ہر طرح کے نقائص اور خامیوں سے پاک وصاف ہے، آج سے کچھ کم چودہ سو سال قبل اس نے یہ مسرت انگیز اعلان کیا: "الیوم اکملتُ لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ یعنی آج میں نے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں پوری کر دیں اور تمہارے لئے دین اسلام سے خوش ہو گیا" یہ صرف دعویٰ نہیں ہے بلکہ زندہ ثبوت کے طور پر خالق کائنات نے ہماری ہدایت کے لئے نہ صرف اپنا کلام مقدس نازل فرمایا بلکہ اس کی حفاظت وصیانت کا ذمہ بھی خود لے لیا۔ اس کے آخری پیغمبر خاتم الرسل معلم کائنات جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے احکام کی وضاحت کی اور اپنے اقوال وافعال سے ان کی تشریح وتعیین کی چنانچہ آپ کے بارے میں قرآن کریم ہی کے الفاظ ہیں کہ "وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ یعنی وہ رسول اپنی خواہشات سے کچھ نہیں بولتے دراصل وہ خدا کی طرف سے وحی ہوتی ہے"۔

معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث رسول بھی محفوظ ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ قرآن کے حفاظ اگر عالم اسلام میں بیشمار ولاتعداد ہیں تو حافظ حدیث کی تعداد بھی معمولی نہیں۔ ائمہ عظام اور اسلاف کرام نے نہ صرف احادیث کو جمع کرنے کا فریضہ انجام دیا بلکہ ان کی چھان بین کی، راویوں پر نقد وجرح کی، اور حدیث کی صحت وضعف کے اسباب بیان کئے۔ اس طرح ہمیں قرآن کریم اور صحیح حدیثوں سے رہنمائی کا موقع ملا۔

حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کم و بیش ایک لاکھ صحابہ کرام کو مخاطب فرماتے ہوئے جو بلیغ خطبہ فرمایا تھا۔ اس میں امت کے لئے یہ آخری وصیت یادگار حیثیت کی حامل ہے۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی۔ (موطا امام مالک) یعنی میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ وہ ہیں اللہ کی کتاب (قرآن) اور میری سنت (حدیث) تکمیل دین اور اتمام نعمت کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام ہر حیثیت سے مکمل ہے جو علمبرداران اسلام کے لئے ایک نظام حیات کی شکل میں موجود ہے اور اس میں کسی قسم کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح الفاظ میں فرمادیا من احدث فی امرنا ما لیس منه فھو رد (بخاری) یعنی جس شخص نے ہمارے اس امر دین میں نئی چیز ایجاد کی جو پہلے سے اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔ لہٰذا قرآن کریم کے صریح احکام اور صحیح احادیث کے واضح ارشادات ہی کو ہمیں اپنے لئے دستور زندگی بنانا چاہئے۔

عہد رسالت اور زمانہ صحابہ و تابعین میں (جسے ہم خیر القرون سے تعبیر کرتے ہیں) بلا اختلاف ان ہی دونوں چیزوں کو دلیل راہ بناتے تھے۔ لیکن جب خیر القرون کا وہ زمانہ ختم ہوگیا اور خلافت راشدہ کی جگہ ملوکیت نے لے لی نیز حفاظ حدیث خال خال ہی باقی رہ گئے تو ایسے وقت میں کچھ لوگوں نے غفلت و تساہل کا شکار ہو کر شریعت محمدیہ میں نئی نئی چیزیں ایجاد کرلیں اور بعض حضرات تمام احادیث پر واقف ہونے کی بنا پر امت کے لئے حالات کے مطابق مسائل کا استنباط و استخراج کرنے لگے اور انہوں نے نہایت خلوص و دیانتداری کے ساتھ اصلاح امت اور رہنمائی ملت کا فریضہ انجام دیا۔ ائمہ اربعہ کے قیاسات اور طریقہ استخراج اسی دوسری قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ائمہ اربعہ کے درمیان نہ صرف فروعات میں بلکہ من حیث الفہم بعض اصولی اور بنیادی احکام میں بھی زبردست اختلاف پایا جاتا ہے۔

آخر کار وہ مبارک زمانہ آیا جب اہل علم و ورع کے دلوں میں حدیث کی محبت پیوست ہوگئی اور

انھوں نے احادیث کو حاصل کرنے کے لئے دور دراز تک سفر کی صعوبتیں برداشت کیں اور حالات کی دشواریوں کے باوجود نہ صرف حدیثوں کو جمع کیا بلکہ سلسلہ رواۃ کی بھی تحقیق کی اور ہمارے سامنے ساری حدیثیں ایک کھلی کتاب کی طرح رکھ دیں جس سے نہایت آسانی کے ساتھ ہم احادیث صحیحہ صریحہ کی روشنی میں اپنی دینی زندگی کی عمارت کھڑی کر سکتے ہیں۔

بدقسمتی سے سہل پسند حضرات نے ان ائمہ دین پر پورا اعتماد کر لیا جنھوں نے حدیثوں کے وافر ذخیرہ کے عدم حصول کے باعث اپنے اجتہادات وقیاسات سے ملت کی رہنمائی فرمائی تھی۔ حالانکہ انھوں نے کہہ دیا تھا کہ اذا صح الحدیث فھو مذھبی یعنی جب صحیح حدیث مل جائے تو وہی میرا مذہب ہے اس ارشاد و وصیت کی روشنی میں چاہیئے تو یہ تھا کہ جب صحیح و صریح احادیث ملیں تو انکی طرف رجوع ہو لیا جائے لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ مدعیان اسلام میں تقلید جامد کی منحوس بدعت رواج پا گئی۔ مزید بدقسمتی یہ کہ اس بیماری میں مسلمانوں کی کثیر تعداد مبتلا رہی تاہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان ما انا علیہ واصحابی کے مطابق ہر زمانہ میں ایک جماعت ایسی رہی جس نے سختی کے ساتھ صحیح حدیثوں پر عمل کیا اور اس سلسلے میں اس نے اکثریت کے لعن وطعن کو ناقابل اعتنا سمجھا۔ اسی سلسلۃ الذہب سے متعلق وہ خوش نصیب حضرات ہیں جنھیں محدثین اور آج اہل حدیث کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

یہ کتاب جو اس وقت آپکے ہاتھوں میں ہے مسلک اہل حدیث ہی کے ایک جانباز فرد نے لکھی ہے۔ مصنف کا نام عبد الکریم اور تخلص مسلم تھا۔ آپ بڑے متقی پرہیزگار حافظ قرآن اور متبع سنت تھے آپکی مشہور تصنیف دیوان گلشن ہدایت ہے۔ جو عوام وخواص میں کافی مشہور رہے۔ زیر نظر کتاب میں مرحوم نے نماز کے بعض اختلافی مسائل کے بارے میں صحیح احادیث کی روشنی میں خوب خوب داد تحقیق دی ہے۔ پہلے اصل حدیث مع حوالہ نقل فرمایا ہے۔ پھر اس کا ترجمہ کیا ہے اور اسکے بعد نظم میں بھی اس مفہوم کو ادا کیا ہے۔ یہ مسائل یہاں محتاج تبصرہ نہیں ہیں جیسا کہ آپ کو کتاب کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوگا۔ آمین بالجہر۔ فاتحہ خلف الامام۔ رفع یدین وغیرہ ان چند مسائل میں سے ہیں جن کے بارے میں مخالفین دلائل کے لحاظ سے واقعی تہی دست ہیں۔

کتاب کی زبان اگرچہ کافی قدیم زمانے کی ہے اور اسے آج کی عام فہم زبان میں منتقل کر دینا مم مناسب تھا لیکن ہم نے بجنسہٖ مصنف کی تالیف اور انکی اصل شکل میں باقی رکھا ہے۔ عبد السلام بستوی سلفی ناشر و ناظم مکتبہ خادم مسعود ...

لال اردو بازار نل والی گلی ... ۲۰۰۵ ... دہلی ۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

اَلحَمدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدٰنَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھتَدِیَ لَولَآ اَن ھَدٰنَا اللّٰہ
لَقَد جَآءَت رُسُلُ رَبِّنَا بِالحَقِّ وَنُودُوٓا اَن تِلکُمُ الجَنَّۃُ اُورِثتُمُوھَا بِمَا کُنتُم
تَعمَلُونَ ٥ اِنَّ الاَبرَارَ لَفِی نَعِیمٍ وَاِنَّ الفُجَّارَ لَفِی جَحِیمٍ ٥ وَاٰخِرُ
دَعوٰنَا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰلَمِینَ ٥ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُولِہٖ
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصحَابِہٖ اَجمَعِینَ ٥

ترجمہ

شکر اللہ کا جس نے ہم کو راہ دی اور ہم نہ تھے راہ پانے والے اگر نہ راہ دیتا ہم کو اللہ بے شک لائے رسول ہمارے رب کی تحقیق بات اور آواز ہوئی کہ یہ جنت ہے۔ وارث ہوئے تم اس کے بدلے اپنے کاموں کے بے شک نیک لوگ آرام میں ہیں اور بے شک گنہگار لوگ دوزخ میں۔

یا الٰہی تو بڑا غفار ہے شعر میرا خام بے تکرار ہے	پردہ پوشِ عاصیاں ستار ہے مجھ کو اب تیری مدد درکار ہے
ہو مدد تیری تو بیڑا پار ہے	
اور محمد پر درود بے شمار آل اور اصحاب جو ہیں چار یار	دم بدم بھیجے ہر انسان نیک کار بھیج رحمت اُن پہ اے پروردگار
واہ کیا اُن پر نبی کا پیار ہے	

بعد حمد و نعتِ مصطفےٰ — عرض کرتا ہوں میں اصلی مدّعا
رکھے قائم سب کو سنّت پر خدا — سنّت احمد ہو جاری جابجا
سنّت احمد کا یہ اظہار ہے

یعنی اب سنّتِ نبی ظاہر ہوئی — ہر جگہ آمین پکارے ہر کوئی
میرے دل میں بھی یہی بس آگئی — اک رسالہ اس میں لکھوں میں قوی
نام جس کا قاطع الفجّار ہے

مناجات

یا خدا توفیق دے مجھ کو عمیم — فضل سے تیرے لکھوں کچھ اے عظیم
غیر حق اس میں نہ لکھوں اے حکیم — بس اسے مقبول کر میرے کریم
بخش دے مجھ کو کہ تو غفار ہے

جس قدر ہیں مومنین و مومنات — ہے عمل سنّت پہ ان کا دن و رات
اور جو آمیں پکاریں نیک ذات — بخش دے ان کو بھی اے عالی صفات
بخشنا عاصی کو تیرا کار ہے

یہ جو آمین سے ہیں چڑتے بدعتی — دے انھیں توفیق اپنی راہ کی
تاکہ ہو جائیں وہ سارے احمدی — اور پکاریں زور سے آمین سبھی
کہ ہدایت تو بڑا غفّار ہے

مومنوں سے عرض میری ہے ضرور — شعر کہنے کا نہیں مجھ کو شعور
پر نہیں اس قادرِ مطلق سے دور — اپنی قدرت کا کرے مجھ پر ظہور
فضل اس کا ہو تو بیڑا پار ہے

چاہتا ہوں ذکر سنّت کا کروں — جہر آمین کی حدیثیں کچھ لکھوں
بدعتِ تقلید کا اب رد کروں — بدعتی کا ہادی و مرشد بنوں

وعظ کہنا بھی ضروری کار ہے

جو حدیثوں آیتوں سے یاں لکھوں	نظم میں بھی ترجمہ ہے کر دیا
ہے ثبوت آمین جہری لکھ دیا	مقتدی کو فرض لکھی فاتحا

رفع یدکا بھی کیا اظہار ہے

تا سمجھ لیویں اسے سب بدعتی	جو کہ آمین جہر کے منکر ہیں جی
ہے مجھے اُمید رب سے اے اخی	جو پڑھے دل سے تو ہووے احمدی

پر نظر انصاف کی درکار ہے

جو پڑھے گا اس رسالے کو ذرا	سنّتِ احمد کا چکھے گا مزا
کیا ہی عمدہ ہے طریقِ مصطفیٰ	جس کا ہے مدّاح خود وہ کبریا

سورۂ احزاب میں اظہار ہے

جو پڑھے گا اس رسالے کو ذرا	سنّتِ احمد کا چکھے گا مزا
کیا ہی عمدہ ہے طریق مصطفےٰ	جس کا ہے مدّاح خود وہ کبریا

سورۂ احزاب میں اظہار ہے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب میں لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۔ یعنی البتہ تحقیق ہے تمہارے واسطے بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی واسطے اس کے جو کوئی امید رکھتا ہے اللہ کی اور پچھلے دن کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو بہت سا۔

یعنی فرماتا ہے یوں رب العلےٰ	واہ کیا اچھی ہے راہِ مصطفےٰ
جس کو ہو منظور عقبےٰ کا بھلا	وہ چلے راہِ رسولِ کبریا

واہ یہ کیا طریق ہموار ہے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ آل عمران میں قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ یعنی کہہ اگر تم چاہتے ہو اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے گا تم کو اللہ اور بخشے گا تمھارے واسطے گناہ تمھارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

اور بھی تم کو سناؤں اک پتا	گر کروگے تم نبی کی اقتدا
دوست رکھے گا تمھیں رب العلا	بخش دے گا وہ تمھاری سب خطا

دیکھ لو آیت میں یوں اقرار ہے

یعنی کہہ دے اے محمد مصطفیٰ	گر تمھیں منظور ہے حب خدا
پیروی میری کرو تم برملا	دوست رکھے گا تمھیں وہ کبریا

بخش دینے کا بھی ذمہ دار ہے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ نجم کے شروع میں وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى ۔ یعنی اور وہ نہیں بولتا اپنے چاؤ سے یہ تو حکم ہے جو وحی کیا جاتا ہے اس کو ۔

رب نے جو حضرت کی یہ تعریف کی	یعنی سب امور ان کی کرو تم پیروی
ہے سبب اس کا تو سن لے اے اخی	آپ فرماتے تھے جو آتی وحی

وحی سے حضرت کا سارا کار ہے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ نساء کے دوسرے پاؤ میں مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ ۔ ترجمہ جس نے حکم مانا رسول کا اس نے حکم مانا اللہ کا ۔

یعنی جو کر لے نبی کا اقتدا	بالیقین وہ رب کا تابع ہو گیا
جس کسی کو ہووے شک اس میں ذرا	دیکھ لے سورۂ نساء میں ہے لکھا

اس کا جو منکر وہ موذی خوار ہے

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۔ ترجمہ اور جو دے تم کو رسول سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو اور ڈرتے رہو اللہ سے بے شک اللہ کی مار سخت ہے ۔

جا بجا حضرت کی کرلو پیروی ۔ خود ہمارے رب نے یہ تاکید کی
یعنی جو کچھ تم کو دیں حضرت نبیؐ ۔ مومنو لینا خوشی سے تم سبھی
اقتدا اس کے سے بیڑا پار ہے

منع جن باتوں سے کردے وہ جہاں ۔ چھوڑ دینا اس کو تم اے مومناں
ڈرتے رہنا اپنے رب سے بیگماں ۔ سخت ہے اس کی پکڑ جانو عیاں
یہ تو سورہ حشر میں اظہار ہے

آیتوں سے صاف یہ ظاہر ہوا ۔ فرض ہے سب پر نبی کا اقتدا
قول ہو یا فعل ہووے آپ کا ۔ یعنی جو کچھ ہم کو ہے فرمادیا
ماننا ہم کو ضروری کار ہے

وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ ۔ رَوَاهُ فِى الْمُوَطَّاءِ ۔

روایت ہے مالک بن انس سے کہ تحقیق پہنچا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑی ہیں میں نے بیچ تمہارے دو چیزیں ہرگز گمراہ نہ ہوگے تم جب پکڑے رہو گے ان دونوں کو ۔ کتاب اللہ اور سنتِ نبی اس کے کی ۔ روایت کیا اس حدیث کو مالکؒ نے موطا میں ۔

مصطفٰے نے ہم کو یہ فرمادیا ۔ تم کو قرآن و حدیث اب مل چکا
دیکھنے کو جو کوئی چاہے فتا ۔ دیکھ لیوے ہے موطا میں لکھا
اور مصفّٰی میں صریح اظہار ہے

یعنی فرمایا نبی نے یہ پیام ۔ امر دو چھوڑے ہیں تم میں لاکلام
تم نہیں گمراہ کبھی ہوگے مدام ۔ جب تلک پکڑو گے دونوں کو تمام
اور عمل ان پر ضروری کار ہے

ایک اُن دونوں میں اللہ کی کتاب   دوسری سنّت نبی کی باصواب
اور جابر سے ہے مثل آفتاب   ہے وہ مسلم کی روایت لاجواب

اُس میں بھی ایسا کھلا اظہار ہے

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھُدٰی ھُدٰی مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ اور روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پرپیچھے اس کے پس تحقیق اچھی باتوں میں سے اچھی بات اللہ کی کتاب قرآن مجید ہے اور بہترین راہوں میں سے بہترین راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور بدترین چیزوں کی جو نکلی ہوئی چیزیں ہیں اور جو بدعت ہے سو گمراہی ہے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے

یعنی پیغمبر نے یوں فرما دیا   سب میں ہے بہتر کلام اللہ کا
اور بہتر راہوں میں سے برملا   اک محمد مصطفٰے کا راستا

اس سوا جو راہ ہے پُر خار ہے

اور نئی چیزیں ہیں بدتر بیگماں   بدعتیں لوگوں نے جو پھیلائیاں
بدعتی جتنے ہیں سب گمراہ یہاں   وہ جہنم کے سبھی ہیں داعیاں

یعنی گمراہوں کا گھر فی النار ہے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی (رواہ البخاری) اور روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب امت میری داخل ہوگی جنت میں مگر جس نے کہ قبول نہ کیا اور سرکشی کی کہا صحابہ نے اور کس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی فرمایا جس نے اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت میں اور جس نے نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول نہ

کیا اوس نے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے ۔

اور بھی فرما گئے حضرت نبی ؐ بوہریرہ نے روایت ہے یہ کی
یعنی جتنے ہوں گے میرے امتی داخلِ جنت وہ ہوویں گے سبھی
پر جو سنّت سے کرے انکار ہے

لوگ بولے کون ہے منکر ہوا یوں خلاصہ آپ نے اس کا کیا
یعنی جو اطاعت میں ہے میری لگا داخلِ جنت ضروری ہووے گا
اور ابےٰ جس نے کیا انکار ہے

یعنی جو طاعت سے ہے میری پھرا وہ ابےٰ ہے وہی سرکش ہوگیا
داخلِ جنت نہ ہوگا بے حیا جس نے ہے انکار سنّت سے کیا
وہ تو منکر داخل فی النار ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هٰذَا سَبِیْلُ اللّٰهِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ مِّنْهَا شَیْطَانٌ یَدْعُوْا اِلَیْهِ وَقَرَأَ اِنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ الاٰیۃ ۔ رواہ احمد والنسائی والدارمی ۔ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا خط کھینچا واسطے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط سیدھا پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہے پھر کھینچے کئی خط داہنے اس کے اور بائیں اس کے یعنی سات خط چھوٹے ٹیڑھے دائیں طرف اور اسی طرح بائیں طرف اور فرمایا یہ راہیں ہیں اوپر ہر راہ کے ان میں سے شیطان ہے پکارتا ہے طرف اس راہ کے اور پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی پس پیروی کرو اس کی آخر آیت تک ۔ روایت کیا اس حدیث کو

احمد ونسائی اور دارمی نے اور باقی آیت کا ترجمہ یہ ہے۔ اور مت چلو کئی راہیں۔
پھر تم کو متفرق کر دیں گی اس کی راہ سے یہ کہہ دیا ہے تم کو شاید تم بچو۔

اور ابن مسعود سے مروی ہوا سیدھا خط کھینچا نبی نے ایک جا
پھر ہمارے واسطے فرما دیا ہے یہی رستہ سنو اللہ کا!
اقتدا اس کی تمھیں درکار ہے

دائیں بائیں اور خط کھینچے کثیر اور کہا شیطان ہیں ان کے امیر
ہر اسی رستہ پہ ہے شیطان شریر ہے بلاتا تو وہ کر دیوے اسیر
راہ ٹیڑھی پر ھر ایک تیار ہے

پھر نبی صاحب نے یہ آیت پڑھی یعنی اللہ نے ہے یوں تاکید کی
اور یہ ہے البتہ سیدھی راہ میری بس اسی کی تم کرو اب پیروی
جنت الفردوس جو درکار ہے

یعنی اللہ کا جو ہے یہ راستہ جو محمد نے ہمیں بتلا دیا
جنت الفردوس میں لے جائے گا یہ ہی رستہ ہے سنو اللہ کا
اور رستوں سے تمھیں کیا کار ہے

اور رستوں میں نہ چلنا تم کبھی گر چلو گے ہو گے تم گمراہ بھی
اور تم میں پھوٹ بھی پڑ جائے گی پھر کے اس کی سیدھی راہ سے اے اخی
پھر تمہیں منزل پڑی دشوار ہے

یعنی پھر منزل تمھیں دشوار ہے جب کہ سیدھی راہ کو تم چھوڑ دو
جنت الفردوس میں داخل نہ ہو راستہ ٹیڑھا اگر دوزخ کا لو
راہ ٹیڑھی داخل فی النار ہے

پس حدیث آیات سے ظاہر ہوا ہے کلام اللہ ہمارا رہنما

بلکہ رب نے جا بجا فرما دیا یعنی یہ قرآن ہے ھادی ہدا
دیکھ لیوے وہ جسے انکار ہے

فصل دوسری

بیچ بیان آسان ہونے قرآن کے اور رد میں ان لوگوں کے جو مشکل کہتے ہیں قرآن شریف کو ۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ کہف کے شروع میں اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا یعنی سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے اتاری اوپر بندے اپنے کے کتاب اور نہ رکھی اس میں کچھ کجی ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ زمر میں قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ یعنی یہ قرآن ہے عربی زبان کا جس میں کجی نہیں شاید وہ ڈریں ۔

نظم

یعنی یہ قرآن جو عربی ہے لکھا اور کجی اس میں نہیں بھی کچھ ذرا
ہے فصاحت اور کمال اس میں بھرا خوب سمجھے گا جو ہے عربی پڑھا
پھر سمجھنا کچھ نہیں دشوار ہے

یہ کلام اللہ ہے بے شک مبین جس سے بہتر ہے نہیں گویا نہیں
یہ فصاحت ہے کمال اے ہمنشین جس نے بھیجا ہے فصیح ایسا نہیں
یہ فصیح ہے اور کھلا انوار ہے

تاکہ اس کو لیں سمجھ سب خاص و عام شرط ہے مومن وہ ہو دین لا کلام
مجتہد ہوں یا کہ وہ ہو دین امام سب کا ہادی ہے یہ اللہ کا کلام
مومنوں سب کا اسی میں کار ہے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۃ بنی اسرائیل میں اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا یعنی یہ قرآن بتاتا ہے وہ راہ جو سب سے سیدھی ہے اور خوشی سناتا ہے ان کو جو یقین لائے اور کی نیکیاں ان کو ثواب ہے بڑا

بلکہ قرآن کو خدا نے یہ کہا　　　مومنو کو دیوے سیدھی رہ بتا
اور ہدایت اور رحمت ہے بڑا　　　مومنوں کو دیوے یہ مژدہ سنا
مومنوں کا ھادی بے تکرار ہے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقر میں وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ اور ہم نے اتاریں تیری طرف آیتیں کھلی ہوئی اور منکر نہ ہوں گے اس سے مگر وہی جو بیحکم ہیں نظم۔

اور ہے رب نے نبی کو کہہ دیا　　　تجھ پہ ہم نے جو کہ یہ نازل کیا
آیتیں ہیں گی خلاصہ برملا　　　تاکہ اس کو سمجھے ھر چھوٹا بڑا
فاسقوں کو اس سے پر انکار ہے

یعنی فاسق جو کہ ہیں گے بے گماں　　　وہ کجی قرآن میں ہیں کرتے بیاں
کہتے ہیں قرآن ہے مشکل گراں　　　ھر کوئی عالم اسے سمجھے کہاں
پر سمجھنا مجتہد کا کار ہے۔!

اُمیوں نے جو کہ یہ تخصیص کی　　　مجتہد سمجھے نہ کوئی اور کوئی
اُن کو تقلیدوں کی بیماری ہوئی　　　اس سبب وہ ہو گئے منکر سبھی
لگ گیا تقلید کا آزار ہے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ قمر میں وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ اور البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے نصیحت کے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا نظم

رب کہے آساں کیا ہم نے قرآن　　　پر نصیحت کے لئے اے مومناں
ہے کوئی پکڑے نصیحت انس وجان　　　یہ نصیحت سب کی ہے اے بیگماں
مجتہد کی قید کیا درکار ہے

بلکہ جتنا یہ کہ ہے سارا جہاں　　　واسطے سب کے نصیحت ہے قرآن

پر اسے سمجھیں گے مومن بے گماں　　منکروں کے واسطے یہ ہے گراں

کیوں کہ منکر کو بڑا انکار ہے

آیتوں سے صاف یہ ظاہر ہوا　　کون قرآن سمجھے مومن کے سوا

جو کہ یہ دعوے کرے مخطی ہوا　　مجتہد ہی سمجھے اس کا مدعا

اب تو قرآن کا سمجھنا بار ہے

یعنی جو کہ مجتہد پہلے ہوئے　　وہی سمجھے تھے نہ اب باقی رہے

اس طرح کہنے سے اب جاہل ترے　　سارے مومن رہ گئے بیکار کے

گویا قرآن آج کل بے کار ہے

ہاں مگر قرآن سے یہ مطلب رہا　　کیا تلاوت کر کے تو فارغ ہوا

تو یہ برکت کا سبب ہو جائے گا　　پر عمل اس پر نہیں کرنا ذرا

اور عمل سے بس اسے انکار ہے

اور عمل تقلید پر موقوف تھا　　یعنی جو ان کے اماموں نے کیا

گر مخالف ہو کلام اللہ کا　　مان لینا ہے اسے وہ دل لگا

رسم تقلیدی کا یہ آزار ہے

اس کو تقلیدوں کی بیماری ہوئی　　جو کہے قرآن کو مشکل ہے جی

یعنی سمجھے نہ کوئی عالم کبھی　　ہو اگر صرفی و نحوی خوب ہی

گرچہ سب علموں سے واقف کار ہے

قول سے جاہل کے یہ ظاہر ہوا　　رب ہمارا اس طرح ہے بولتا

کوئی سمجھے نہیں اس کا پتہ　　ہاں فقط سمجھے امام و اولیا

اب کے عالم کو قرآن دشوار ہے

ایسا بکنا ہے سراسر جاہلی　　جو کہے قرآن نہ سمجھے اب کوئی

ایسے بکنے میں حماقت ہے بڑی　　جو بکے ایسا ہوا فاسق غوی

اس عقیدہ سے پناہ درکار ہے

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ جمعہ میں هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ

ترجمہ ۔ یعنی وہ ہے اللہ جس نے اٹھایا بیچ ان پڑھوں کے ایک پیغمبر انھیں میں سے پڑھتا ہے اوپر ان کے نشانیاں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت اور تحقیق تھے پہلے اس سے البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ۔

اس کی باتیں ہیں فصاحت میں بڑی　　جس نے بھیجا ان پڑھوں میں اک نبی

پڑھتا ان پر آیتیں اس کی بھی　　پاک کرتا کفر سے وہ ہر گھڑی

اور معلم بھی وہ عزت دار ہے

وہ سکھاتا ان کو اللہ کی کتاب　　اور وہ حکمت سکھاتا ہے بے حساب

یعنی وہ حکمت حدیثیں اور کتاب　　کفر و ظلمت کو جو کرتے ہیں خراب

پہلے تھے گمراہ صریح اظہار ہے

یعنی گمراہی میں تھے سارے پڑے　　جب یہ قرآن اور رسول آئے نہتے

مطلب قرآن ہمیں سمجھا گئے　　اور حدیثیں وہ ہمیں بتلا گئے

جو کرے طاعت وہ برخوردار ہے

جب نبی بھیجا ہمارے درمیان　　اور قرآن ان پہ اترا بے گمان

دفع ساری ہو گئیں گمراہیاں　　اور تقلیدیں ہوئیں سب ردیاں

مرض تقلیدی بڑا آزار ہے ۔!!

معنی بھی تقلید کے سُن لو ذرا　　ہیں لغت میں اس کے معنی قلادہ

گردن نہ ہوگائے کا یا بھینس کا　　اس کی گردن میں کوئی پٹا پڑا
یا کوئی گھنٹا ل گھنگرو دار ہے

دوسرا معنیٰ جو ہے تقلید کا　　اصطلاحی بھی تو سن لے اے فتا
قول ہووے جو کسی انسان کا　　بے سند اس پر عمل جائز ہوا
اور دلیل اس کی نہیں درکار ہے

وہ دلیل اس سے نہیں ہے پوچھتا　　جو مقلد جب کسی کا ہو گیا
مولوی نے اس کے جو کچھ کہہ دیا　　مان لیتا ہے اُسے وہ برملا
مرض تقلیدی کا وہ بیمار ہے

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ یوسف میں اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ یعنی حکم کسی کا نہیں سوائے اللہ تعالےٰ کے۔ فائدہ یہ کسی کی شان اور مرتبہ نہیں کہ وہ اپنی رائے سے مخلوق پر حکم جاری کرے اور لوگ اس کو عمل میں لاویں اور اس کی رائے کو دین سمجھیں مگر یہ اللہ ہی کی شان ہے اُسی کا حکم ماننا اور عمل کرنا ضروری ہے۔

نظم

شرک ہونے میں بھلا کیا شک رہا　　حکم مانے غیر کا مثل خدا
نے کسی کا حکم پر اللہ کا　　سورۂ یوسف میں یہ فرما دیا
پھر بھلا تقلید کیا درکار ہے

اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ بقر میں وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ ۝ اور جب ان سے کہئے چلو اس پر جو نازل کیا اللہ نے کہیں ہم چلیں گے اس پر جس پر دیکھا اپنے باپ دادوں کو بھلا اگر ان کے باپ دادے نہ عقل رکھتے ہوں کچھ اور نہ راہ کی خبر۔

نظم

اور انھیں کے واسطے آیا قرآن　　تھے جو آبا کے مقلد مشرکان

یعنی ان کو جب کہے کہتے مومناں ہو مطیع اس کے جو ہے حکم قرآن
جس نے مانا وہ بڑا سردار ہے

مومنوں کو مشرکین دیتے جواب ہیں طریقے باپ دادوں کے صواب
کہتے ہم مانے نہ اللہ کی کتاب باپ دادوں کے مطیع ہوتے شتاب
پر ہمیں قرآن سے انکار ہے

بس اسے تقلید کہتے ہیں اخی جس کی ہے قرآن نے تردید کی
اور جتنے آئے یہاں مرسل نبی کرچکے تردید اس تقلید کی
دیکھ قرآن میں یہی اظہار ہے

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ توبہ میں اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
یعنی ٹھہرایا اپنے مولویوں اور درویشوں کو مالک ورے اللہ کے۔

یعنی اللہ نے انھیں مشرک کہا رب بنائے جو اللہ کے سوا
مولوی درویش کو مثلِ خدا تھے پکڑتے وہ نصارے پر خطا
اس طریقے سے خدا بیزار ہے

اور یہودی جانتے تھے سب خبر تھا نصاری کو بھی سب علم و ہنر
لیک بہکاتے تھے ان کو راہبر تھا سبب تقلید کا یک دگر
اس لئے ان سے خدا بیزار ہے

تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن کی جلد دوم صفحہ ٢٤٢ میں اصل عبارت یہ ہے۔

اَخْرَجَ ابْنُ سَعْدٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهٗ وَابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَاَبُو الشَّيْخِ وَابْنُ مَرْدُوَيْهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ سُنَنِهٖ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ فِيْ سُوْرَةِ بَرَاءَةٍ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا

حلّوا لهم شيئًا استحلوه واذا حرموا عليهم شيئًا. واخرجه ايضًا احمد وابن جرير۔ انتهى ۔ اور تفسیر نیشاپوری کی اصل عبارت معیار الحق چھاپہ لاہور کے صہ۵۲ میں یہ ہے۔ اختلفوا في معنى اتخاذهم اياهم اربابا بعد الاتفاق على انه ليس المراد انه جعلوهم الهة فقال اكثر المفسرين المراد انهم اطاعوهم في اوامرهم ونواهيهم ونقل عن عدي بن حاتم انه كان نصرانيا فانتهى الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقرأ سورة البرآءة فلما وصل الى هذه الاية قال عدي انا لسنا نعبدهم فقال اليس تحرمون ما احل الله وتحلون ما حرم فقال بلى فقال تلك عبادتهم ترجمہ تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن میں لکھا ہے کہ روایت کی ہے ابن سعد اور عبد بن حمید اور ترمذی نے اور حسن کہا اس کو اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی سنن میں عدیؓ بن حاتم سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حالانکہ وہ پڑھتے تھے سورہ براۃ کی یہ آیت اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله یعنی ٹھہرایا ہے اپنے مولویوں اور درویشوں کو مالک اپنا ورے اللہ سے خبردار ہو تحقیق وہ لوگ یعنی یہود اور نصاریٰ ان کی پرستش تو نہیں کرتے تھے لیکن ان کا یہ حال تھا کہ جس کو ان کے واسطے وہ حلال کر دیتے تھے اس کو وہ حلال جانتے تھے اور جس چیز کو وہ ان کے واسطے حرام کر دیتے تھے اس کو وہ حرام جانتے تھے ۔ اور روایت کیا ہے اس بات کو احمد اور ابن جریر نے۔ انتہی ۔ اور یہی تفسیر نیشاپوری میں ضمن آیت اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربابا من دون الله کے مذکور ہے کہ اس آیت کی تفسیر میں اختلاف کیا ہے اہل تفسیر نے معنی میں ٹھہرا لینے یہود اور نصاریٰ کے اپنے مولویوں اور درویشوں کو معبود بعد اتفاق کے اس بات پر کہ وہ حقیقت میں ان درویشوں کی پرستش تو کیا نہیں کرتے تھے پھر کیا مراد ہے اس معبود ٹھہرانے سے پس کہا اکثر مفسروں نے کہ مراد یہ ہے

کہ متابعت کرتے تھے ان درویشوں کی امر و نہی میں چنانچہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ وہ نصرانی تھے پس پہنچے پاس آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس حالت میں کہ آپ سورۂ براۃ پڑھ رہے تھے جب اس آیت تک پہنچے تو عدی بن حاتم بولے کہ ہم عبادت تو نہیں کرتے تھے اپنے مولویوں اور درویشوں کی پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ اس بات کو ہماری طرف منسوب کرتا ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حرام نہیں سمجھتے تھے اس چیز کو جو اللہ نے حلال کر دی ہے اور حلال نہیں جانتے تھے اس چیز کو جو اللہ نے حرام کر دی ہے۔ عرض کیا اس نے کہ یہ بات بے شک ہے۔ فرمایا آنحضرت نے کہ یہی عبادت ہے اُن مولویوں اور درویشوں کی یعنی جس سبب اللہ تعالےٰ تمہارے نام لگاتا ہے اس کے ساتھ اور بھی عبارت تھی مگر بسبب خوف طول کے اس پر اکتفا کیا گیا۔

نظم

اور تفسیروں میں ہے گا جا بجا ترمذی نے یوں روایت ہے کیا
ایک نصرانی عدی نام ان کا تھا خدمتِ حضرت میں وہ حاضر ہوا
ابن حاتم کا بیان اے یار ہے

ابن حاتم اس گھڑی موجود تھا اور نبی پڑھتے یہ آیت باصفا
رب پکڑتے ہیں وہ اللہ کے سوا ہیں جو نصرانی یہودی پر جفا
رب پکڑنا اُن کا یوں اظہار ہے

یعنی اُن کے جو کہ ہیں گے مولوی اور جو درویش ہیں اُن کے سبھی
رب بنائے ماسوا اللہ کے جی کیوں کہ اُن کی کرتے ہیں وہ پیروی
اُن کو اپنے عالموں سے کار ہے

سُن کے نصرانی عدی یہ بول اٹھا ہم نہیں پوجے تھے اُن کو کچھ ذرا

یہ جو اللہ نے ہمیں مشرک کہا یارسول اللہ ہے اس کی وجہ کیا
پوچھنے سے تو ہمیں انکار ہے

پھر کیا حضرت نے اُس سے یوں کلام رب بنانا تو یہی ہے لا کلام!
جو تمہارے مولوی کہتے حرام اور حلال اس کو کیا رب نے تمام
اُن کی حرمت کا تمھیں اقرار ہے

ان حراموں کو بھی وہ کرتے حلال جو حرام اللہ نے کیں بے قیل وقال
مانتے کہنے کو اُن کے بے مثال اور عمل میں لاتے اُس کو باخیال
رب پکڑنے کا یہی اطوار ہے

اس سبب ارباب نے انھیں مشرک کہا اُن کے قول و فعل مانے تھے سدا
بس یہاں سے خوب یہ سمجھا گیا جو مقلد ہے وہ مشرک ہو چکا
مشرکوں میں وہ مقلد خوار ہے

آپ چھوڑیں ہیں قرآن کو نابکار اور مقلد ہیں اماموں کے گنوار
وہ بھی مشرک ہیں قرآں میں آشکار دیکھ لے قرآں اگر ہے ہوشیار
میرے کہنے سے اگر شک دار ہے

میرے کہنے کا اگر باور نہیں دیکھ لے قرآن میں ہے بالیقین
پر جو قرآن کو نہ مانے وہ لعین اس پہ لعنت ہے قرآن میں ہر کہیں
ہر طرف سے مار اور پھٹکار ہے

کیوں کہ یہ تقلید ہے سب سے بری اس لئے پھٹکار ہے اس پر پڑی
سب اماموں نے مذمت اس کی کی اور جنت بھی حرام اس پر ہوئی
مشرکوں کا گھر تو بس فی النار ہے

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ مائدہ میں اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

الجنۃ وماواہ النار وما للظالمین من انصار۔ یعنی جو کوئی شریک کرے ساتھ اللہ کے سو حرام کی اللہ نے اس پر جنت اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور کوئی نہیں گنہگاروں کی مدد کرنے والا۔

جو فاذی یا شریک اللہ سے کرے دوزخی دوزخ میں وہ ہردم رہے
اور بہشت اس پر حرام اللہ کرے نار ہے اس کا ٹھکانا نار ہے
ظالموں کا کون حامی کار ہے

چار اماموں نے اپنی اور غیروں کی تقلید کرنے سے منع کر دیا تھا۔ روضۃ العلماء میں بروایت صاحب ہدایہ نقل کیا ہے۔ عن ابی حنیفۃ اذا قلت قولا وکتاب اللہ یخالفہ قال اترکوا قولی بکتاب اللہ فقیل اذا کان خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخالفہ قال اترکوا قولی بخبر الرسول فقیل اذا کان قول الصحابۃ یخالفہ فقال اترکوا قولی بقول الصحابۃ۔

یعنی روایت ہے کہ پوچھا امام ابوحنیفہ رح سے کسی نے کہ آپ نے کچھ کہا اور کتاب اللہ اس کے مخالف ہو آپ نے جواب دیا میرا قول کتاب اللہ کے مقابلہ میں ترک کرو۔ اس نے پوچھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اس کے مخالف ہو آپ نے جواب دیا میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مقابلہ میں ترک کرو پھر اس نے پوچھا اگر قول صحابہ کا اس کے مخالف ہو فرمایا میرا قول صحابہ کے قول کے مقابلہ میں ترک کرو۔ اور جلال الدین سیوطی نے کتاب الرد علی من اخلد الی الارض میں کہا ہے۔ ھل اباح مالک وابوحنیفۃ والشافعی قط لاحد تقلیدھم حاشا للہ منھم بل انھم قد نھوا عن ذلک ولم یسعوا لاحد فیہ۔

یعنی کیا مباح کیا ہے مالک و ابوحنیفہ و شافعی نے واسطے کسی کے تقلید اپنی پاکی ہے اللہ کو ان سے بلکہ وہ تحقیق منع کرتے تھے اس سے اور نہیں فراخی کرتے تھے واسطے کسی کے بیچ اس کے۔ اور امام شعرانی نے الیواقیت والجواہر میں لکھا ہے۔

وَكَانَ الْإِمَامُ مَالِكٌ يَقُولُ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَمَاخُوْذٌ مِنْ كَلَامِهِ وَمَرْدُوْدٌ عَلَيْهِ اِلَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یعنی اور امام مالک کا یہ حال تھا کہا کرتے تھے جو ہے سو اپنے کلام میں ماخوذ ہے اور اس کا کلام قابل رد ہے بجز کلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ عَنِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ فَهُوَ مَذْهَبِيْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا رَأَيْتُمْ كَلَامِيْ يُخَالِفُ الْحَدِيْثَ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِيْثِ وَاضْرِبُوْا بِكَلَامِيْ الْحَائِطَ۔ یعنی حاکم اور بیہقی روایت کرتے ہیں شافعی سے کہ وہ کہا کرتے تھے اگر حدیث صحیح مل جاوے تو میرا مذہب وہی ہے۔ اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ کہا شافعی نے جب میرے کلام کو دیکھو حدیث کے مخالف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میرے کلام دیوار پر پٹک دو۔ امام اور شعرانی نے الیواقیت والجواہر میں لکھا ہے وَكَانَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ يَقُوْلُ لَيْسَ لِاَحَدٍ مَعَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ كَلَامٌ وَقَالَ اَيْضًا لِرَجُلٍ وَلَا تُقَلِّدْنِيْ وَمَالِكًا وَلَا الْاَوْزَاعِيَّ وَلَا النَّخَعِيَّ وَلَا غَيْرَهُمْ وَخُذِ الْاَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ اَخَذُوْا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ یعنی اور امام احمد کا یہ حال تھا کہ کہا کرتے تھے کہ کسی کو اللہ اور رسول کے ساتھ کلام کی گنجائش نہیں ہے اور ایک شخص سے یہ بھی کہا کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالک کی اور نہ نخعی کی اور نہ کسی کی تقلید کرنا اور احکام کو وہاں سے لینا جہاں سے انھوں نے لیے ہیں کتاب اور سنت سے۔ فائدہ امام شعرانی نے میزان الشعرانی میں لکھا ہے کہ امام احمد کے بیٹے عبداللہ نے امام احمد سے پوچھا کہ ایک شہر میں ایک شخص تو محدث ہے لیکن اس کو صحیح اور ضعیف حدیث کی پہچان نہیں اور دوسرا وہ شخص ہے جس کو رائے یعنی قیاس کی باتوں سے واقفیت ہے ان دونوں میں سے مسائل دین سے پوچھیں احمد نے جواب دیا حدیث والے سے پوچھیں اور قیاس والے سے نہ پوچھیں اور یہی کہا کرتے تھے کہ حدیث ضعیف بھی تو مجھے بہتر معلوم ہوتی ہے لوگوں کی رائے یعنی قیاس کی باتوں سے۔

سب سنو تقلید کرنا ہے حرام دیکھ لو اکثر حدیثیں ہیں تمام
اُنہوں کو اسے ہے بو حنیفہ کا پیام لو حدیثیں چھوڑ دو میرا کلام
شافعی کی بھی یہی گفتار ہے

سب اماموں نے یہی ہے کہہ دیا مت کرو تقلید شخصی کو ذرا
اُن اماموں نے جہاں سے لے لیا تم بھی لو اس جا سے اے مرد خدا
سنّت و قرآن میں تو سب کار ہے

فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ نساء میں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا

ترجمہ یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور اللہ کے رسول کی اور جو اختیار والے ہیں تم میں سے پس اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے پس پھیر دو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے۔ یہ بہتر ہے اور اچھا ہے جزا میں۔

سنّت و قرآن میں لو سب خوبیاں حق نے فرمایا تمھیں اے مومناں
پیروی رب کی کرو اے مومناں اور قول مصطفےٰ مانو بجاں
جس کو خالق نے کیا سردار ہے

بادشاہی جو کوئی تم میں کرے یا کہ حنفی مولوی فتوی کہے
گر وہ قرآن سے کہے کرنا پڑے اس کی اطاعت میں تمھیں مرنا پڑے
تم کو مرنے تک یہی درکار ہے

اور اگر تم کو کہیں وہ ناروا ماننا ہرگز نہیں اُن کا کہا
پس اگر تم میں کوئی جھگڑا پڑا پھیر دو رب کی طرف تم بے ریا

اور نبی کی طرف بہتر کار ہے

ہے یہ احسن فیصلہ ہاں بیگماں | جو نبی کہہ دے تمھیں اے مومناں
مان لو اس کو اگر ہو باایماں | یہ ہی بہتر ہے سنو رب کا بیاں

فیصلے اچھے کا یہ اطوار ہے

جو پھرا اس سے ہوا فوراً انجل | اور ایمان بھی گیا فوراً نکل
سنّت و قرآن پہ جو کرے عمل | مومنوں میں ہو گیا وہ بے خلل

متقی ہے اور وہ ایمان دار ہے

سورۂ نساء میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ٥

اور بھی رب نے ہے قسمیہ کہا | مان لو حاکم نبی کو جا بجا
جو نہ مانے گا وہی منکر ہوا | دیکھ لو آیت ہے گا یہ لکھا

قسم کھانا رب کا یوں اظہار ہے

قسم ہے رب کی تیرے اے مصطفےٰ | جو نہ مانے تجھ کو وہ منکر ہوا
یعنی اُن میں جب کوئی جھگڑا ہوا | فیصلے تیرے کو مانے جا بجا

مان لینا مومنوں کا کار ہے

یعنی دل میں کچھ نہ ہو تنگی کا روگ | بلکہ سارے دور ہو جاویں بروگ
دل میں جو منکر منافق ہیں وہ لوگ | مومنو بچنا یہ ہے کافر کا کھوگ

یہ منافق منکروں کا کار ہے

اب بھی اکثر ہیں منافق بے ایماں | بلکہ ہیں ہر شہر کے اندر عیاں
دعوے کرتے ہیں مسلمانی کا جاں | پر نہ کچھ ایمان کا ان میں ہے نشاں

یہ گروہِ فاسقاں بدکار ہے

دین میں جو بدعتی منکر ہوئے ‏ فرقے اور مذہب جدا اپنے کئے
دین کے بدلے ہیں دنیا لے گئے ‏ احمدی فرقے سے وہ باہر ہوئے
دینِ احمد سے انھیں کو عار ہے

احمدی کے نام سے یہ بدعتی ‏ خوب چڑتے ہیں یہ اس سے سن لوجی
جو چڑے گا نار میں جاوے غوی ‏ کیوں کہ پھر سچا ہے مذہب احمدی
احمدی وہ جو نبی کا یار ہے -!!

ترمذی مطبع نولکشور کے صفحہ ۳۷۳ میں ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ۔

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے متفرق ہوگی امت میری اوپر تہتر گروہ کے کہ وہ سب دوزخ کے ہوں گے مگر ایک گروہ صحابہ نے عرض کیا کون سا وہ گروہ ہوگا اے رسولِ خدا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب روایت کی ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے۔

بن عمر رضؓ نے یوں روایت ہے کری ‏ اس طرح فرما گئے حضرت نبی
فرقہ فرقہ ہوں گے میرے امتی ‏ پھر تہتّر ہوں گے گن لو سبھی
کہہ دیا پھر کُلُّھم فی النار ہے

یعنی سب کے سب وہ ہوں گے دوزخی ‏ ہاں مگر ہو ایک فرقہ جنّتی
سُن کے اصحابی نے پھر یہ عرض کی ‏ کون سا فرقہ وہ ہوگا جنّتی
باغ جنت کے واسطے تیار ہے

پھر صحابہ کو خبر حضرت نے یہ دی ‏ جنّتی فرقہ جو پوچھا تھا ابھی

دین میں جو بدعتی منکر ہوئے — فرقے اور مذہب جدا اپنے کئے
دین کے بدلے میں دنیا لے گئے — احمدی فرقے سے وہ باہر ہوئے
دینِ احمد سے انھیں کو عار ہے

اِس سِوا مذہب جو ہے تقلید کا — کِذب ہے باطل یہاں پر ہوا
ایک مذہب احمدی مختار ہے

کوئی کہلاتا ہے یا روشافعی — یا کہ ہوں میں مالکی یا حنبلی
حنفیوں میں ہوگیا حنفی کوئی — واہ کیا حصّے لگائے خوب جی
دین احمد کو کیا یوں چار ہے

حکم کیا اللہ نے تم کو دیا — دین کو ٹکڑے جو ہے تم نے کیا
یا نبی صاحب نے یہ فرما دیا — چار مذہب بعد میرے تو بنا
یا صحابہ کا اثر آثار ہے!

بوحنیفہ نے کہیں فتویٰ دیا — مذہب و تقلید لو میری سدا
شافعی نے یا کہیں اس کو لکھا — مالک و احمد نے یا یہ ہے کہا
دو سند اس کی ہمیں درکار ہے

گر کہو اجماع اُمت کا ہوا — پوچھتا ہوں کس طرح اجماع ہوا
دین احمد کو جو ہے ٹکڑے کیا — بلکہ یہ اجماع ہی الٹا ہوا
کیا یہ اجماع تفرقہ وار ہے

تم اگر سچے ہو کچھ لاؤ دلیل — اور نہیں مذہب کی چھوڑو قال وقیل
یعنی تقلیدی جو ہے مذہب ذلیل — چھوڑ دو اس کو یہ ہے وہ بے دلیل
شرک اور باطل ہے اور بیکار ہے

بوحنیفہ اور مالک شافعی — احمد ابن حنبل اور مرشد ولی

اپنی تقلید اور مذہب سے سبھی　　منع کر کے وہ گئے دنیا سے جی
کیوں کہ یہ تو شرک بے تکرار ہے

اپنی تقلید اور مذہب سے سبھی　　منع کر کے وہ گئے دنیا
چھوڑ کر قرآن کی کیوں پیروی　　کرتے ہو تقلید شخصی ہر گھڑی
کیا تمھیں قرآن سے انکار ہے

کیا ہوا تم کو سمجھتے کیوں نہیں　　چھوڑتے تقلید شخصی کیوں نہیں
مان لو قرآن اگر ہو مومنین　　فرقہ فرقہ تم نہیں ہو کہیں
کچھوٹنا دین میں کفر کا کار ہے

ہے تعجب آتا اُن کی بات میں　　چار مذہب کو تو یہ سچا کہیں
ایک کی تقلید پھر کرتے رہیں　　مسئلے تینوں کے ناجائز کہیں
کیوں عمل کرنا انھیں دشوار ہے

چار مذہب جب ہوئے سچے سبھی　　کیوں عمل کرتے نہیں چاروں پہ جی
فاتحہ پڑھ لو اگر ہو مقتدی　　اور پکارو زور سے آمین سبھی
غور سے دیکھو یہ کیا اقرار ہے

اور تمھارے قول سے ہے برملا　　چار مذہب مانتے ہم تو سدا
چار مذہب میں یہی ثابت ہوا　　لو جو قرآن و حدیثوں میں لکھا
چھوڑ و تقلید یں کفر کا کار ہے

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ آل عمران میں وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا
یعنی اور مضبوط پکڑ لو رسی اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو یعنی دین فائدہ
اب خلاف اس کے باوجود ہونے ایک قرآن اور ایک نبی کے مثل یہود اور نصاریٰ
کے کئی طریق نکالے کوئی حنفی اور کوئی شافعی کوئی حنبلی کوئی مالکی۔ کوئی قادریہ کوئی

نقشبندیہ کوئی سہروردیہ کوئی چشتیہ ہوگیا۔ دین میں رخنے ڈالنے کے لئے کئی طریق نکالے۔ تقویۃ الایمان۔

نظم

پکڑو و تم رسی سبھی اللہ کی جو کہ ٹوٹے گی نہیں ہرگز کبھی
فرقہ فرقہ تم نہیں ہونا اجی شافعی و مالکی و حنبلی
چار مذہب سے تمھیں کیا کار ہے

چار مصلوں کا بیان

بدعتی چاروں مصلوں کو پکڑ چار مذہب کہتے ہیں یہ نام دھر
چھوڑ کر قرآن کو یہ بے خبر اور کریں تقلید شخصی کو مگر
کیا انھیں قرآن سے انکار ہے

فرمایا اللہ تعالٰے نے سورۂ بقر میں وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى۔ ترجمہ یعنی پکڑو مقام ابراہیم کو جائے نماز فائدہ۔ یہ آیت صریح دلیل ہے اس بات پر کہ بجز مقام ابراہیم کے اور کسی جگہ پر مصلے نہ بنایا جاوے۔

کیوں کہ قرآن میں تو ہے گا یوں لکھا ہے مصلے ایک ابراہیم کا
بدعتی تو چار کی آیت دکھا یا حدیث و قول اصحابوں کا ملا
ورنہ توبہ اب تجھے درکار ہے

تھے جو بوبکرؓ و علیؓ حضرت کے یار اور عمرؓ عثمانؓ غنی اہل وقار
وصف ہے ان کا قرآن میں آشکار اور پیمبر نے کیا ہے بے شمار
چار یاروں پر خدا کا پیار ہے

اس لئے حق نے انھیں پیدا کیا تا نبی کے ساتھ وہ رہویں سدا
اُن سے زیادہ کس کا ہے درجہ بڑا ہیں مصاحب سب یہ محبوب خدا

رتبہ ان کا بے حد بسیار ہے

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ لَوْکَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ۔

ترجمہ مشکوۃ کے باب مناقب عمر میں لکھا ہے ترمذی نے ذکر کیا کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالے عنہ سے نقل کیا ہے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہوتا بعد میرے کوئی پیغمبر تو خطاب کا بیٹا عمر ہی ہوتا۔ فائدہ اسی طرح آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر اور عثمان اور علی کی تعریف بہت حدیثوں میں فرمائی ہے اور فرمایا آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرقہ کہ میرے اور میرے اصحابوں کے طریقے پر ہوگا وہی فرقہ جنتی ہوگا اور خلاف آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحابوں کے جو فرقے ہوں گے سب دوزخی ہوں گے۔ سو ان چار مصلے اور چار مذہب حنفی شافعی۔ مالکی۔ حنبلی ہونے کی دلیل کوئی قرآن شریف وحدیث سے ثابت نہیں اور نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چاریاروں نے چار مصلے اور چار مذہب بنائے سو ان مصلوں اور چار مذہب کے بدعت ہونے میں کچھ شک اور نہ چاروں اماموں نے اپنے مذہب اور مصلے بنائے بلکہ انھوں نے اپنی اور اپنے غیر کی تقلید کرنے سے منع کیا۔

نظم

ہے خبر یوں ہم کو پیغمبر نے دی
بعد میرے گر کوئی ہوتا نبی

تو عمرؓ ہوتا اُسے جانو سبھی
ہے بڑی بوبکرؓ کی عزت اجی

اور علیؓ عثمانؓ بھی عزت دار ہے

پھر بھلا ان کے مصلے کیا ہوئے
کیا کہیں سے وہ چوری گئے

یا کہیں حبشی اٹھا کر لے گئے
رومیوں نے یا کسی جا رکھ دیئے

جو خبر دے وہ بڑا ہشیار ہے

پر مصلوں کا نہیں لگتا پتا
ڈھونڈ ماریں ساری دنیا کو بھلا

بوحنیفہ نے بھلاکس جالکھا اک مصلےٰ تم میرا لینا بنا
شافعی نے یا کیا تیار ہے

مالک و احمد نے یا فرمادیا یا کہ یوسف نے لیا اُن کو بنا
دو سند اُس کی ہمیں سچا لکھا ورنہ بدعت ہوچکی یہ برملا
اک مصلےٰ صاف بے تکرار ہے

فرمایا اللہ تعالےٰ نے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی پوچھ لو یاد رکھنے والوں سے اگر تم نہیں جانتے ہو یعنی قرآن شریف اور حدیث شریف کے موافق دریافت کرلو۔

نظم

پوچھ لو عالم سے قرآں میں لکھا وہ مصلےٰ ہے کہ ابراہیم کا
اور جو کچھ اس رسالہ میں لکھا پوچھ لینا اس کو بے چوں وچرا
سب کرو تحقیق اچھا کار ہے

یہ مصلے وقت اصحابہ نہ تھے تابعین اور تابعین کے یار کے
یعنی جو بہتر زمانے میں تھے اُن زمانوں میں ہرگز بنے
اور حدیثوں میں تو کیا اذکار ہے

بلکہ یہ چاروں مصلےٰ ناروا دین میں جن کے سبب رخنہ پڑا
آٹھ سو برسوں کے پیچھے اے فتا بعد ہجرت احمد خیر الورا
ان مصلوں کو کیا تیار ہے

فرح بن برقوق جواک شہ ہوا عہد میں اُس کے تھا اک فاسق بڑا
ان مصلوں کو لیا اُس نے بنا دین احمد اُس نے یوں ٹکڑے کیا
گوشت بانٹے جیسے کوئی حقدار ہے

واہ کیا مالک بنا وہ بے وفا بانٹ کر دین کو ٹکڑے کیا

حکم کیا اللہ نے اس کو دیا　　یا کہ تھا حضرت نبی نے یہ کیا
بانٹ دے سب کو تو ہی مختار ہے

عدل اور انصاف یہ کیسا کیا　　پورا حصہ بھی نہیں اس نے دیا
آپسی میں کہہ رہے ہیں برملا　　ہے مصلے امیرا افضل اور بڑا
گویا مذہب میں ہر اک مختار ہے

حنفیہ کہتے کہ ہم سب میں بڑے　　اک مصلے پر ہمارا زور ہے
شافعی کہتے کہ ہم سب سے کھرے　　جگہ ابراہیم پر جا کر اڑے
فخر کرنے کو ہر ایک تیار ہے

نام تھا بیبق سنو اس مرد کا　　جس نے اس بدعت کو ہے جاری کیا
دیکھنا چاہے اگر کوئی لکھا　　وہ حدیث الغاشیہ دیکھے ذرا
اور محی الدین کا یہ اظہار ہے

دیکھ لے دل چاہے جو ظفر المبین　　جو محی الدین نے لکھی بالیقین
یہ مصلے چار اور مذہب معین　　اس میں ہے تردید ان کی مومنین
دیکھ لیوے جو کوئی شک دار ہے

دیکھ لے انصاف اور غور کر　　تا حدیثوں کی ملے تجھ کو خبر
اور تجھے کھوٹا کھرا آوے نظر　　تو محی الدین بن جا دیکھ کر
کیا محی الدین پر رب کا پیار ہے

واہ کیا اچھی لکھی ظفر المبین　　بھید ان کے کھل گئے اے مومنین
چوریاں کرتے تھے جو شیطان لعین　　قید میں وہ پڑ گئے کر لو یقین
چوری کرنا اب انھیں دشوار ہے

خوب پکڑا ہے محی الدین نے　　عالم و علمی محدثین نے

غُل مچایا گرچہ اھلِ کین نے مار ڈالا ان کو اھلِ دین نے
اُن کی تقلید و مذہب سمار ہے

مومنوں کو پوچھنا یوں چاہیئے مولوی جبی جو ہمیں بتلایئے
اُس کو قرآن میں ذرا دکھلایئے یا حدیثوں سے ہمیں سمجھایئے
بلکہ لکھہ دو یا ہمیں درکار ہے

سنّتِ احمد سے ہم کو کیا پڑا قول غیروں کے نہیں سُنتے انیس
قول غیروں سے ہے نفرت بیس بیس غیر کے قولوں کو دو پتھر سے پیس
قول غیروں سے نہیں کچھ کار ہے

غیر کے قولوں سے ہم کو کیا پڑا قول غیروں پر عمل ہے ناروا
ہم تو مومن ہو چکے ہیں یا خدا ہے ہمارے واسطے قرآن کھلا
غیر کے قولوں سے ہم کو عار ہے

فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ نحل میں وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ٥ اور اتاری ہم نے تجھ پر کتاب پورا ہر چیز کا اور راہ کی سوجھ اور رمہربانی اور خوشخبری حکم برداروں کو۔

نظم

غیر کی باتوں سے ہم کو کیا پڑی بلکہ ہے قرآن میں ہر شے لکھی
فقہ کی بھی ہم کو کیا حاجت رہی جب کہ رب نے بھیجدی نعمت بڑی
جس نے بھیجا وہ بڑا غفار ہے

فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ مائدہ میں اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ٥ یعنی آج کے دن پورا دے چکا تم کو دین تمھارا اور پورا کیا تم پر احسان اپنا اور پسند کیا میں نے تمھارے واسطے دین مسلمانی۔

یعنی اب قرآن پورا آچکا دین میں نقصان نہیں باقی رہا
بلکہ سب کچھ اس کے اندر ہے لکھا پر نہیں اندھوں کو لگتا ہے پتا
مثل چمگادڑ کے اُن کا کار ہے
یعنی یہ قرآن مثل آفتاب روشنی اس کی بڑی ہے لاجواب
گر نہ دیکھے دن میں چمگادڑ خراب کیا خطا سورج کی ہے سُن لو شتاب
آفتاب روشنی اظہار ہے -!!

نماز میں ہاتھ رکھنے کے بیان میں حدیث یعنی کس جگہ پر رکھنا چاہیئے

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی صَدْرِہٖ - رَوَاہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ

روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا نماز پڑھی میں نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس رکھا حضرت نے اپنا داہنا ہاتھ اوپر اپنے بائیں ہاتھ کے اپنے سینے پر روایت کیا اس حدیث کو ابن خزیمہ نے اور حدیث صحیح سینے پر ہاتھ باندھنے کے باب میں ہے - اور نیچے ناف کے ہاتھ باندھنے کی دلیل حنفیہ کی ہے

عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ اَلسُّنَّۃُ وَضْعُ الْکَفِّ فِی الصَّلٰوۃِ وَیَضَعُھَا تَحْتَ السُّرَّۃِ — رواہ رزین وابوداؤد

روایت ہے ابوجحیفہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ نے کہا سنت ہے رکھنا ہتھیلی کا بیچ نماز کے اور رکھے ان دونوں کو نیچے ناف کے

روایت کیا اس حدیث کو رزین اور ابوداؤد نے **فائدہ** مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ اس حدیث کو دار قطنی اور بیہقی نے بھی اس طریق سے روایت کیا ہے سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہے چنانچہ کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ اتفاق کیا گیا ہے بیچ اس کے کہ حدیث حضرت علی کی یعنی ناف پر ہاتھ رکھنے کی ضعیف ہے کیوں کہ راوی اس کا عبد الرحمن بیٹا اسحق واسطی کا ہے اور وہ ضعیف ہے ساتھ اتفاق کے۔ اور کہا ملا قاری حنفی نے بیچ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ کے کہ رکھنا ہاتھوں کا نیچے ناف کے جیسا کہ مذہب حنفیہ کا ہے اور نیچے سینے کے مذہب شافعیہ کا ہے نہیں ثابت ہوئی بیچ اس کے کوئی حدیث کہ لائق عمل کے ہو۔ اور کہا ابن ہمام نے فتح القدیر میں کہ نہیں ثابت ہوئی حدیث صحیح جو واجب کرے عمل کو بیچ رکھنے ہاتھوں کے نیچے سینے کے جیسا کہ کہا شافعی نے اور نیچے ناف کے جیسا کہ مذہب ابوحنیفہ کا ہے اس سے معلوم ہوا کہ سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث صحیح اور اسی پر عمل چاہیئے۔

وائل بن حجر کہتے اے فتا — اقتدا ہیں نے جو حضرت نے کیا
رکھتے سیار صا ہاتھ بائیں پر بھلا — باندھتے سینہ پہ حضرت مصطفےٰ
تو حدیث صحیح میں اظہار ہے
یہ حدیث مصطفےٰ ہے کی کھری — ناف کے نیچے کی وہ نیچے ہے جسی
ہے ضعیف اس کی نہیں ہے ثابت رہی — جب حدیث مصطفےٰ پائی قوی
صحیح پر کرنا عمل درکار ہے

حدیث شریف عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَصَاعِدًا۔

روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور زیچ ایک روایت مسلم کے یوں ہے کہ نہیں نماز اس کی جو پڑھے سورۂ فاتحہ اور زیادہ۔

حدیث دوم وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کُنَّا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَثَقُلَتْ عَلَیْہِ الْقِرَاءَۃُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ اِمَامِکُمْ قُلْنَا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَاِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَمْ یَقْرَأْ بِھَا رواہ ابوداود والترمذی والنسائی معناہ وفی روایۃ لابی داود قال وانا اقول مالی ینازعنی القرآن فلا تقرءوا بشیء من القرآن اذا جھرت الا بام القرآن۔

روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا تھے ہم پیچھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز فجر میں پس پڑھا حضرت نے قرآن پس بھاری ہوا ان پر قرآن پڑھنا پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا شاید تم پڑھا کرتے ہو پیچھے امام اپنے کے کہا ہم نے ہاں اے رسول خدا کے فرمایا نہ کیا کرو تم یعنی نہ پڑھا کرو کچھ مگر سورۂ فاتحہ پس تحقیق نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے اور روا سطے نسائی کے معنیٰ اس کے ہیں۔ اور زیچ روایت ابوداؤد کے یوں ہے کہ فرمایا اور میں کہتا یعنی اپنے دل میں جب کہ قراۃ مجھ پر بھاری ہوئی کیا ہے واسطے میرے کہ نزاع کرتا ہے مجھ سے قرآن پس نہ پڑھو کچھ قرآن سے جس وقت کہ میں پکار کر پڑھوں مگر سورۂ فاتحہ کو پڑھو فائدہ کہا ابن حجر نے تلخیص میں کہ صحیح کہا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور دارقطنی اور ابن حبان اور حاکم اور بیہقی نے طریق ابن اسحٰق سے اور کہا محدث سلام اللہ نے محلی شرح موطا امام مالک میں دارقطنی کے راوی ثقہ ہیں اور اسناد اس کی حسن ہے اور کہا خطابی نے اسناد اس کی جید ہے نہیں طعن کیا گیا اس میں اور کہا حاکم نے اسناد اس کی محکم ہے اور کہا بیہقی نے صحیح ہے

اور بلوغ المرام میں یہی حدیث عبادہ بن صامت کے ساتھ نقل کی ہے وَفِی رِوَایَۃٍ لِابْنِ حِبَّانَ وَالدَّارُقُطْنِی لَاتُجْزِیُٔ صَلٰوۃٌ لَایُقْرَأُ فِیْھَا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی ایک اور روایت میں ابن حبان اور دارقطنی کے یوں ہے کہ نہیں کفایت کرتی ہے نماز جس میں نہ پڑھی جاوے سورۂ فاتحہ - اور مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کہا ہے بیچ منتقی کے کہا دارقطنی نے اسناد اس کی صحیح ہے اور صحیح کہا اس کو ابن قطان نے اور روایت کیا اس کو ابن خزیمہ نے اور ابن حبان نے اور واسطے اس کے شاہد ہے حدیث ابی ہریرہؓ سے ساتھ اس لفظ کے کہ قبول نہیں کیجاتی ہے وہ نماز کی نہ پڑھی جاوے بیچ اس کے سورۂ فاتحہ اور طبرانی میں ہے۔ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَلْیَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ. یعنی جو نماز پڑھے پیچھے امام کے پس چاہیئے کہ پڑھے سورۂ فاتحہ اور بیہقی میں ہے - لَا تَقْرَءُوْا خَلْفِیْ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی نہ پڑھو پیچھے میرے کچھ مگر سورۂ فاتحہ اور بیہقی میں ہے -لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ اِمَامًا اَوْ غَیْرَ اِمَامٍ یعنی نہیں نماز واسطے اس شخص کے جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ خواہ امام ہو یا غیر امام اسی طرح ہے بیچ بلاغ المبین یا فی اتباع خاتم النبیین کے ان حدیثوں کے سوا اور بھی اسی طرح کے مضمون کی بہت حدیثیں آئی ہیں مگر بسبب خوف طول کے انھیں پر اکتفا کیا گیا ہے اور بخاری مسلم میں روایت ہے عطا سے کہ تحقیق سنا اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہتے تھے بیچ ہر نماز کے پڑھا جاوے پس جو کچھ کہ پکار سناتے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکار سناتے ہیں ہم تم کو اور جو کچھ کہ آہستہ پڑھتے تھے ہم سے حضرت آہستہ پڑھتے ہیں ہم تم سے اور اگر نہ زیادہ کرے تو اوپر سورۂ فاتحہ کے کفایت کرتی ہے تجھے اور اگر زیادہ کرے تو پس وہ بہتر ہے ۔ **فائدہ** قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ یہ حدیث حکماً مرفوع ہے اس سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۃ کا پڑھنا سنت ہے واجب نہیں لیکن جو لوگ کہ قائل اس کے وجوب کے ہیں دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد

میں روایت ہے ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا امر کیے گئے ہم یہ کہ پڑھیں ہم سورہ فاتحہ اور جو آسان ہو قرآن سے یعنی نماز میں **فائدہ** دراری مضیہ شرح درالبہیہ میں امام شوکانی نے لکھا ہے کہ کہا ابن سید الناس نے اسناد اس حدیث کی صحیح ہے اور راوی اس کے معتبر ہیں اور کہا حافظ ابن حجر نے اسناد اس کی صحیح ہے۔ انتہی اور اسی طرح ہے بیچ بلاغ المبین کے ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۂ اور بھی پڑھنی چاہیئے لیکن جس رکعت میں امام قرأت پکار کر پڑھے اس رکعت میں مقتدی فقط سورۂ فاتحہ ضرور ہی پڑھ لیا کریں کیونکہ بغیر اس کے تو نماز ہی نہیں ہوتی لیکن سورۃ کو نہ پڑھے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میں پکار کر پڑھوں تو اور کچھ مت پڑھو مگر سورۂ فاتحہ اب نظم میں بیان ہوتا ہے اُن حدیثوں کا جو سورۂ فاتحہ کے باب میں لکھی گئی ہیں۔

نظم میں سورۂ فاتحہ کا بیان

فاتحہ پڑھنی جو ہے خلف الامام ہوگئی جاری فرض ہے لاکلام
بدعتی اس کو نہیں پڑھتے ہیں خام ہے حدیث اس کی بخاری میں تو عام
لاصلوٰۃ کا یہی اظہار ہے

صاف فرمایا نبی نے کھبا ئیو فاتحہ کو سب نمازوں میں پڑھو
مقتدی اور منفرد کوئی جو ہو بے پڑھے اُس کے صلوٰۃ ہرگز نہ ہو
فرضیت تو صاف بے تکرار ہے

فاتحہ سے رد کئے جو نا اہل ال بے دلیلوں کے وہ لڑتے ہیں عیاں
بے محل آیت کو لاتے ہیں یہاں پھر بھلا اس سے منع ہوتا کہاں

پھر منع کرنا انھیں بے کار ہے

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ فرمایا اللہ تعالےٰ نے کلام اللہ میں یعنی اور جب پڑھا جاوے قرآن تو سنو اور چپکے رہو کہ تم رحم کئے جاؤ مطلب اس آیت کا یہ ہے جب کوئی قرآن شریف پڑھے تو سننے والوں کو چاہیئے کہ باتیں نہ کریں اور غل نہ مچاویں کیوں کہ غل مچانا کافروں کا کام ہے کیوں کہ جب آں حضرتؐ قرآن شریف پڑھتے تھے تو کافر غل مچایا کرتے تھے سو اللہ تعالےٰ نے حکم بھیجا سنو اور چپکے رہو کہ تم پر رحم ہو اور اس آیت میں یہ مطلب ہرگز نہیں کہ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ مت پڑھو۔ اگر یہ حکم ہوتا تو حضرتؐ کیوں حکم فرماتے ہیں کہ سورہ فاتحہ پڑھ پڑھ لیا کرو کہ بغیر اس کے نماز نہیں ہوتی امام ہو یا مقتدی اور آپ سے زیادہ قرآن کون سمجھتا تھا اور حنفی مذہب والے جو سورہ فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنی منع کہتے ہیں کوئی دلیل اُن کی قابل سند کے نہیں جس کو زیادہ تحقیق منظور ہو تو اعز المبین کا مطالعہ کرے۔

نظم

یعنی اس آیت کو کرتے ہیں بیاں ۔۔۔ جب پڑھا جاوے کلام اللہ جہاں
سب سنو اور چپ رہو اے دوستاں ۔۔۔ فاتحہ پڑھنا منع اس میں کہاں

اور نمازوں کا کیا اذکار ہے

بلکہ اس آیت میں یہ مطلب رہے ۔۔۔ جب پڑھا جاوے قرآن سن چپ رہے
بات کوئی شور وغل سے نہ کرے ۔۔۔ جو کرے غل شور وہ فاسق بنے

شور وغل تو کافروں کا کار ہے

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝ یعنی فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ حٰم سجدے کے چوتھے رکوع کے شروع میں ترجمہ یعنی اور کہنے لگے کافر مت سنو اس قرآن کو اور بکبک کرو اسکے پڑھنے میں شاید تم غالب ہو

یعنی جب پڑھتے رسول اللہ قرآن کافراں اس طور بولے بدزبان
مت سنو قرآن غل کرو وہاں تو کہ تم غالب رہو اُن پر گراں
سجدۂ حٰمٓ میں اظہار ہے

اب بھی ہیں گے بہت سے ایسے شریر جب سنا قرآن کو یہ قرآن بشیر
غل مچاویں اور نہ مانیں یہ حمیر آیتیں بے محل لاویں یہ ضریر
یہ سراسر جاہلوں کا کار ہے

بلکہ اس آیت میں جو تعمیم تھی بس رسول اللہ نے تخصیص کی
بس ہوا معلوم اس سے بھی یہی جو خبر ہم کو نبی صاحب نے دی
آپ کی سچی بڑی گفتار ہے

یعنی فرمایا نبی نے یہ پیام فاتحہ پڑھ لو نمازوں میں تمام
مقتدی ہو یا کہ وہ ہووے امام سب کو پڑھنا فرض ہے بس لاکلام
یہ حدیثوں کا صحیح اظہار ہے

ہے عبادہ سے روایت صحیح تر اُس میں فرمایا نبی نے اس قدر
جہر سے جب میں پڑھوں قرآن اگر فاتحہ پڑھ لو نہ پڑھنا کچھ مگر
فاتحہ پڑھ لو ضروری کار ہے

کیوں کہ بے اس کے نماز ہوتی نہیں دیکھ لو اکثر حدیثوں میں یہیں
بدعتی کو کیا ہوا پڑھتا نہیں کیا یہ سمجھا آپ سے زیادہ کہیں
ایسا دعوے جو کرے وہ خوار ہے

کیوں کہ قرآن بھی تو اُترا آپ پر سب کو کچھ سمجھا دیا تفسیر کر
فاتحہ پڑھنی منع ہوتی اگر حکم کیوں کرتے ہمیں خیر البشر
فاتحہ پڑھ لو یہ فرضی کار ہے

قول سے حضرت کے یہ ظاہر ہوا جب کسی کا مقتدی کوئی بنا
اور امام اُس کا جہر سے پڑھ رہا فاتحہ پڑھ لے نہ سورۃ کو مِلا
سورتیں خفیہ ہی بہتر کار ہے

یعنی جو ہووے کسی کا مقتدی مقتدا اُس کا پڑھے چپکے سے جی
فاتحہ کے ساتھ سورۃ مقتدی گر مِلالے کام یہ بھی خوب ہی
یہ بخاری میں صحیح اظہار ہے

اب تو تم کو چاہیئے اے بھائیو فاتحہ پیچھے اماموں کے پڑھو
جو دیا حضرت نے اُس کو خوب لو رب نے فرمایا ہے اس کو دیکھ لو
حکم مولا مان گر دین دار ہے

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوحٰى فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ نجم میں اور وہ
یعنی رسول نہیں بولتا اپنے چاؤ سے یہ تو حکم ہے جو پہنچتا ہے اُس کو یعنی آنحضرتؐ اللہ
کی مرضی کے خلاف نہیں کہتے ۔

اور بھی سُن لو ذرا اے اخی رب نے یوں حضرتؐ کی ہے تعریف کی
خواہش اپنی سے نہیں کہتا نبیؐ بلکہ پہنچتا ہے اللہ کی وحی
حکم سے رب کے نبی کا کار ہے

بے محل اب آیتیں قرآن کی اور ضعاف اخبار یوں ہے اے اخی
فاتحہ کے منع میں لاوے کوئی اور کہے الحمد مت پڑھ مقتدی
مان مت بات اُس کی پُر آزار ہے

کیا نہیں سمجھے محمد مصطفےٰؐ حکم جو الحمد پڑھنے کا دیا
وہ نہ سمجھے جو تو سمجھا بے حیا بالیقین تو آدمی سے خر ہوا
چیخ تیری چوں خر مردار ہے

یعنی بعضے کہتے ہیں یوں چیخ کے　　فاتحہ کو مقتدی تو مت پڑھے
جب کہ پیچھے مقتدا کے تو رہے　　بلکہ تجھ کو چاہیے چپکا رہے
اُس کا پڑھنا تجھ کو کافی کار ہے

ہیں جواب اس کے کثیر و بے شمار　　پر مجھے کرنا یہاں ہے اختصار
پہلے تو یہ ہیں حدیثیں ضعف دار　　شرح مسلم دیکھ اور تخریج یار
ضعف ان کا بہت جا اظہار ہے

ضعف سے خالی اگر ہوتیں کبھی　　فاتحہ پھر بھی منع ہوتا نہ جی
بلکہ ان لفظوں میں جو تعمیم تھی　　بس نبیؐ نے فاتحہ تخصیص کی
اُن سے زیادہ کون اب ہشیار ہے

سب حدیثوں میں ہوا اب اتفاق　　ہو گئیں اس کو سمجھ لو بے شفاق
فاتحہ پڑھ لو نہ سمجھو کچھ مذاق　　جو نہ مانے مقتدی ہو جائیگا عاق
اور نماز اس کی رہی بے کار ہے

بعضے اندھے بدعتی بولیں یہ خر　　فاتحہ جو مقتدی پڑھ لے اگر
اُس کے منہ میں آگ یا پتھر ہوں پُر　　بے دلیلوں کے یہ بکتے ہیں لچر
ضعف اُن کا بھی بلا تکرار ہے

اور سند اُن کی نہیں کچھ بھی ذرا　　کذب اور باطل بتاتے ہیں سرا
بدعتی اندھے جو منکر بے حیا　　مانتے ہرگز نہیں یہ پر جفا
بدعتی اندھا ہر ایک مکار ہے

بعضے حنفی بولتے ہیں یہ کلام　　فاتحہ ہم کیوں پڑھیں خلف امام
کس لئے ہم نے بنایا یہ امام　　اس کا پڑھنا کافی ہے ہم کو تمام
فاتحہ پڑھنا اسی کا کار ہے

ہیں جواب اس کے بھی سن لو ہشیار — کچھ تو پہلے گذرے ہیں تفصیل وار
کیوں کہ حضرت نے کیا ہے آشکار — فاتحہ پڑھنا ضروری ہے یہ کار
سب کو پڑھنا فرض بے تکرار ہے

قول سے حنفی کے یہ ظاہر ہوا — فاتحہ پڑھنا نہیں ہم کو روا
جب ہمارے مقتدا نے پڑھ لیا — بس ہمارا کام سارا ہو گیا
اب جواب اس کا بھی یوں اظہار ہے

یعنی جب کہ ہو گیا تو مقتدی — اب تشہد کی بھی کیا حاجت رہی
پڑھ دیا اس نے بھی تیری ہو گئی — سب طرح اس نے وکالت تیری کی
اور درود یں کیا تجھے درکار ہے

بلکہ تجھ کو چاہیے گھر میں رہے — اور گھر کا کار سب کرتا رہے
پیشوا تیرا نمازیں پڑھ دھرے — مفت میں جھاڑا و گرمی کیوں رہے
یہ عقیدے کا تیرے اظہار ہے

واہ کیا اچھا کیا تم نے وکیل — کر لو کل اذکار میں اس کو کفیل
چھوڑ دو اپنی یہ بک بک بے دلیل — ورنہ ہو گے خوار و رسوا اور ذلیل
بھاگو ذلت سے اگر کچھ عار ہے

اب سنو تم مقتدا کا اقتدا — مقتدی ہو جو کوئی اس کا بنا
سبقت اس سے نہ کرے وہ جا بجا — قومہ ہو یا سجدہ ہو اس کے سوا
اقتدا اس کی بھی اظہار ہے

یعنی جب کہ وہ جھکے تم بھی جھکو — مقتدی اس سے اگاڑی مت بڑھو
فاتحہ کو رکوع سے پہلے پڑھو — کیوں کہ بے اس کے نماز ہرگز نہ ہو
فاتحہ پڑھنا یہ فرضی کار ہے.

روضۃ العلماء میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے۔ اُترکُوا قَولِی بِخَبَرِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ وَبِخَبَرِ الصَّحَابَۃِ۔

مذہب حنفی میں ہے گا اس قدر | قول ہے وہ بو حنیفہ کا مگر
جب تمھیں پہنچے حدیثوں کی خبر | چھوڑ دینا قول میرا بے خطر

سب اماموں کی یہی گفتار ہے

اب تو جانو فاتحہ پڑھنا اخی | مذہب حنفی میں فرضی ہو گئی
یہ تو بے شک پڑھ لیا کر مقتدی | بے پڑھے کیوں کر نماز ہوگی تیری

اب تو پڑھنا ہر طرح درکار ہے

حنفیت پر جو کوئی ہووے نثار | اس میں ثابت ہو گیا اے باوقار
مقتدی تھوڑے ہوں یا ہوں بیشمار | سب کو پڑھنا فرض ہے کر لو بچار

گر نہ مانے جھوٹا ہے اور خوار ہے

یعنی جس مذہب پہ ہے اس کو قرار | اس کا بھی تابع نہیں وہ بے وقار
قول کا اس کے نہیں دار و مدار | حنفیوں میں مت کرو اس کو شمار

نام کا حنفی یہ دھوکے دار ہے

ایسے حنفی ہیں ھزاروں بے شمار | دین میں بدعت کریں وہ آشکار
روکتے ہیں فاتحہ سے نابکار | منع کرتے مقتدی کو بار بار

بے سند کے روکنا دشوار ہے

بلکہ تم کو چاہیئے اے حنفیو! | منع کرنے کی حدیث ہم کو تو دو
یعنی اس میں اس طرح کا لفظ ہو | فاتحہ کو مقتدی تم مت پڑھو

صحیح ناسخ دو یہ فرضی کار ہے

جس طرح تم کو حدیثیں ہم نے دیں | تم بھی ویسی لاؤ جی ناسخ نہیں

ہوں روپے انعام تم کو بالیقین　　لے کے یہ نقدی پکا وہر کہیں

قورمہ قلیہ جو کچھ درکار ہے

اس طرح آمین جہر کی بھی نفی　　خبر پکی میں دکھاؤ شاہ جی

سائلوں سے مت خفا ہونا کبھی　　دونوں کا انعام تم لینا سبھی

تین سو دوں گا یہ میرا اقرار ہے

پر بڑے حیران ہیں گے بدعتی　　ڈھونڈتے پھرتے نہ وہ ملتے کبھی

ہیں بڑے لاہور کے جو مولوی　　اشتہاروں میں خبر ان کو ہے دی

ہوگیا حنفی صمر ایک ناچار ہے

نماز میں آمین کہنے کا بیان

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ صَلّٰی خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَہَرَ بِالْاٰمِیْنِ۔ رواہ ابوداؤد۔

روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ اس نے نماز پڑھی پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پکار کر کہی آمین روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے۔

نظم

اب سنو وائل سے یوں مروی ہوا　　مقتدی حضرت کا جب وہ تھا بنا

پس نبی نے جہر آمین کو کیا　　اور ابوداؤد میں ہے یہ لکھا

جہر آمین مصطفٰے کا کار ہے

دوسری حدیث عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَلَا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ حَتّٰی یَسْمَعَ مَنْ یَّلِیْہِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔ رواہ ابوداؤد

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ٥ کہتے آمین یہاں تک کہ سنتا تھا وہ شخص جو نزدیک اُن کے ہوتا صف پہلی میں روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے

فائدہ کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار میں روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے اور اور اسناد اس کی حسن ہے اور روایت کیا اس کو حاکم نے اور کہا صحیح ہے اوپر شرط بخاری اور مسلم کے اور روایت کیا اس کو بیہقی نے اور کہا حسن صحیح ہے۔

جو کہ تھے حضرت نبیؐ خیر البشر — فاتحہ کو ختم کرتے جب مگر
زور سے آمین کہتے اس قدر — سنتے صف اول میں آمین کی خبر

اور سند اس کی بڑی پرکار ہے

تیسری حدیث وَعَنْهُ قَالَ تَرَكَ النَّاسُ التَّامِيْنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ حَتّٰى يَسْمَعَهَا اَهْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ۔ رواہ ابن ماجۃ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا ترک کر دیا لوگوں نے آمین کہنا اور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہتے تھے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہتے آمین یہاں تک کہ سنتے تھے اول صف والے پھر گونجتی ساتھ اس کے مسجد روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے۔

نظم

بوہریرہ جو کہ تھے حضرت کے یار — یوں روایت کرتے اے ذی وقار
چھوڑا کیوں لوگوں نے یہ آمین کا کار — یہ تو کرتے تھے رسول کردگار

بوھریرہؓ پر نبیؐ کا پیار ہے

اور اصحاب نبیؐ کرتے یہ کار — جو کہ تھے گنتی میں یارو بے شمار
اس قدر آمین کی کرتے پکار — گونج جاتی ساری مسجد ایک بار

واہ کیا آمین کا اظہار ہے

چوتھی حدیث عَنْ عَطَاءٍ اَدْرَکْتُ مِائَتَیْنِ مِنَ الصَّحَابَةِ فِیْ هٰذَا الْمَسْجِدِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّالِّیْنَ سَمِعْتُ لَهُمْ رَجَّةً بِاٰمِیْنَ۔ رواہ البیہقی

روایت ہے عطا سے کہ پایا میں نے دو سو آدمیوں کو صحابہ سے بیچ اس مسجد کے جب کہا امام نے وَلَا الضَّالِّیْنَ سنی میں نے اُن کی آواز کی گونج ساتھ آمین کہنے کے روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے۔

پانچویں حدیث عَنْ عَطَاءٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَدْرَکْتُ مِائَتَیْنِ مِنَ الصَّحَابَةِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّالِّیْنَ رَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِاٰمِیْنَ رواہ البیہقی وابن حبان فی صحیحہ روایت ہے عطا رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا پایا میں نے دو سو آدمیوں کو صحابہ سے جب کہا امام نے وَلَا الضَّالِّیْنَ ٥ بلند کیں آوازیں اپنی ساتھ آمین کہنے کے روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے۔ انتہٰی

نظم

اور عطا نے یوں روایت ہے کیا — میں نے پائے دو سو اصحابِ صفا
فاتحہ جب ختم کرتا مقتدا — زور سے آمین وہ کہتے برملا

بیہقی نے یہ لکھا اے یار ہے

چھٹی حدیث قَالَ عَطَاءٌ اٰمِیْنَ دُعَاءٌ اٰمَّنَ ابْنُ الزُّبَیْرِ وَمَنْ وَرَاءَهُ حَتّٰی اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّةً وَکَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ یُنَادِی الْاِمَامَ لَا تُفَوِّتْنِیْ بِاٰمِیْنَ وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَدَعُهُ وَلَا یَحُضُّهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِیْ ذٰلِكَ خَیْرًا۔ رواہ البخاری۔

کہا عطا نے آمین دعا ہے اور آمین کہا ابن زبیر نے اور جو کہ پیچھے اس کے تھے یہاں تک کہ تحقیق گونج اٹھی مسجد اور ابو ہریرہؓ پکار کر کہتے تھے امام کو کہ مت فوت کر مجھ سے کہنا آمین کا اور کہا نافع نے نہیں چھوڑتے تھے اس کو یعنی آمین پکار کر کہنے کو ابن عمرؓ بلکہ ترغیب دیتے تھے لوگوں کو اور سنا نافع نے ابن عمرؓ سے کہ آمین پکار

کر کہنے میں حدیث ہے **نظم**

جہر آمین ہے بخاری میں لکھا اور عطا نے یوں روایت ہے کیا
یعنی یہ آمین تو ہے گی دعا! جہر سے عبداللہ نے اس کو کہا
ان کے مقتدیوں کا بھی یہ کار ہے
یعنی جو کہ اُن کے ہوتے مقتدی وہ بھی تو آمین پکارے تھے سبھی
آمین کہنے سے تھی مسجد گونجتی بوھریرہ نے بڑی تاکید کی
کیوں کہ وہ حضرت نبیؐ کا یار ہے
کہتے اپنے مقتدا سے وہ پکار فوت مجھ سے مت کرو آمین کا کار
اور کہا نافع نے یہ آمین پکار چھوڑتے اس کو نہ تھے وہ نامدار
یعنی ابن عمرؓ کا یہ کار ہے
جو کہ تھے ابن عمرؓ حضرت کے یار وہ بھی تو آمین کہتے تھے پکار
اور وہ رغبت دلاتے نیک کار کیوں کہ یہ فعل نبیؐ ہے آشکار
بن عمرؓ آمین کا حامی کار ہے

ساتویں حدیث عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ آمِیْنَ۔ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ فِی بَابِ الْجَھْرِ بِاٰمِیْنَ

ترجمہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہا وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہا آمین۔ روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر آمین کہنے کے۔ **نظم**

اور علیؓ نے یوں روایت ہے کیا کہتے ہیں میں نے بھی حضرت سے سُنا
فاتحہ پورا نبی نے جب کیا پھر کہی آمین رسولِ کبریا
ابن ماجہ میں لکھا یہ کار ہے

آٹھویں حدیث عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ قَالَ آمِیْنَ وَرَفَعَ بِہَا صَوْتَہٗ۔ رواہ ابو داؤد۔ **ترجمہ** روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے (یعنی جب پہنچتے) وَلَا الضَّالِّیْنَ تک کہتے آمین اور بلند کیا ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے **نظم**

اور ہے وائل سے یوں مروی ہوا فاتحہ کو پڑھتے محبوب خدا
جب کہ پورا اس کو کرتے مصطفٰے زور سے آمین کہتے باصفا
اس طرح سے بہت جا اظہار ہے

نویں حدیث وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَامِیْنُہٗ تَامِیْنَ الْمَلٰئِکَۃِ غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ قَالَ ابْنُ شِہَابٍ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ. رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی ومالک۔
روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ آمین کہے امام پس تم بھی آمین کہو یعنی جب امام بعد قرأت فاتحہ کے آمین پکار کر کہتا ہے اس کی آواز سن کر فرشتے بھی آمین کہتے ہین پس تم بھی آمین اس وقت کہو اس لیے کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہو جائے آمین اُس کی اور آمین فرشتوں کی بخشتا ہے اللہ واسطے اُس کے جو آگے گذرے گناہ اُس کے۔ کہا ابن شہاب نے اور بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے آمین کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے۔ **نظم**

بوھریرہ سے بھی یہ مروی ہوا بے شبہہ حضرت نے یہ فرما دیا
جب کہے آمین تمھارا مقتدا مقتدی آمین کہو تم بھی سدا

یہ بخاری میں لکھا ہے یار ہے

جہر آمین کا تو ہے درجہ بڑا
ہم کو پیغمبر نے یہ فرما دیا
جب کہے آمین تمہارا پیشوا
تب فرشتے بھی کہیں آمین سدا
تم کہو آمین اچھا کار ہے

موافقت آمین میں جس کی ہوئی
اور فرشتوں کی وہ آمین سے ملی
بخشے جاتے ہیں گنہ اُس کے سبھی
پہلے جو اُس نے کئے عصیان جی
اُس کو بخشے وہ بڑا غفار ہے

واہ کیا آمین کا درجہ بڑا
جو کہے آمین اُسے بخشے خدا
پر جو آمین سے چڑے کا بےحیا
وہ ہوا منکر یہودی ہو چکا
کیوں کہ یہ چڑنا انھیں کا کار ہے

دسویں حدیث وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَاحَسَدَتْکُمُ الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ مَاحَسَدَتْکُمْ عَلَی السَّلَامِ وَالتَّامِیْنِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ بَابِ الْجَھْرِ بِاٰمِیْنَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں حسد کرتے تم سے یہود اوپر کسی چیز کے جس قدر حسد کرتے ہیں تم سے سلام کرنے میں اور آمین کہنے میں روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر آمین کہنے کے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام اور آمین کہنے پر یہود کے حسد کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اور حضرت کے یار یعنی اصحاب نماز میں آمین پکار کر کہتے تھے کیوں کہ اگر یہ اُن کی آمین پکار کر کہنے کی آواز نہ سنتے تو کیوں کر حسد کرتے پس حاصل اس کا یہ ہوا کہ جو شخص آمین پکار کر کہنے کو بُرا جانے اُس میں اور یہود میں کچھ فرق نہیں۔ **نظم**

عائشہ سے ہے روایت سر بسر نقل کرتی ہیں نبیؐ سے وہ خبر
نے حسد کرتے یہود اور چیز پر جس قدر کرتے ہیں وہ آمین پر
اور سلاموں سے حسد بسیار ہے

فاسق و مفسد یہودی بے خبر چڑتے تھے آمین سے وہ بے ہنر
ویسے ہی اب بھی چڑے جو جان کر فرق اس میں اور یہودی میں نہ کر
وہ یہودوں کا بڑا اک یار ہے

یعنی فاسق بدعتی داڑھی چڑھے پانچے ٹخنوں سے رکھتے ہیں بڑے
ناچ میں تورات بھر رہویں کھڑے ہائے پھر آمین سے کیوں کر چڑے
جو چڑا منکر ہوفی النار ہے

ہائے اُن کی عقل پر پتھر پڑے جو چڑے آمین سے وہ کافر رہے
منطق ہوں یا کہ وہ حکمت پڑھے کیا پڑے شیطان کے ہیں وہ بڑے
اُن کی حکمت پر خدا کی مار ہے

حکمتوں اپنی سے یار و دمبدم سختیاں کرتے نہیں ہوتے نرم
عامل سنت پہ کرتے ہیں ستم کیا خدا کی بھی نہیں ان کو شرم
بے حیا پر بھی خدا کی مار ہے

بدعتی آمین جہر سے مت چڑے بلکہ تجھ کو چاہیئے تو بھی کرے
گر نہیں کرتا تو طعنہ مت کرے جو کرے طعنہ تو وہ ملعون ہے
بدعتی پر لعنت قہار ہے

گر کوئی آمین پکارے زور سے گھورے وہ بجُوسا اور غصہ کرے
مجنوں ہے گویا شرابی مست ہے وہ نہ کیوں گھورے۔وہ بجو سا مرے
واہ کیا بجوؐ کی گھور اگمار ہے

ظلم کا اُن کے لکھوں کیا ماجرا　　مسجدوں میں شور کرتے ہیں بڑا
جب کسی نے زور سے آمین کہا　　سختیاں اُس پر کریں یہ ناروا
مارنے کو ہر کوئی تیار ہے

اور اگر بولے بچارا احمدی　　جہر آمین تو حدیثوں میں لکھی
بولنے ہرگز نہ دیں اس کو کبھی　　اور حدیثوں کی کریں بے عزتی
منکروں میں بولنا دشوار ہے

لگ گئیں آمین کی جن کو گولیاں　　ہر کوئی بولے وہ اپنی بولیاں
کوئی بے سمجھے سے دیوے گالیاں　　اور بکیں باتیں وہ غصہ والیاں
کاٹ کھانے کو ہر ایک تیار ہے

جو کوئی آمین کہتا ہے پکار　　مارتے ہیں اس کو یہ سب نابکار
ماریں دنیا میں ان کو بے مہار　　خوب مارے گا انھیں پروردگار
پکڑ اس کی سخت اور دشوار ہے

احمدی اور بدعتی کا ماجرا!!　　گاؤں اور شہروں میں ہوتا جابجا
احمدی تنہا جہاں ان میں رہا　　بدعتی اُس کو ستاتے ہیں بڑا
اُس جگہ پر وہ بڑا ناچار ہے

مسجدوں میں بدعتی روکا کریں　　اور نماز اس کو وہاں پڑھنے نہ دیں
بے ادب اس کو وہاں رہنے نہ دیں　　ظلم اس پر ہر طرح کرتے رہیں
گرم ان کے ظلم کا بازار ہے

احمدی اس بات میں اب کیا کرے　　حق کہے ہے پھر بھی وہ مارا پڑے
مسجدوں میں ہر کوئی اُس سے لڑے　　اس لئے گھر میں نماز اپنی پڑھے
جس جگہ پر جاوے یہی تکرار ہے

پر موحد جو کوئی پورا ہوا　　صبر کرتا ہے سنو بہر خدا
سنّت احمد کا چکھتا ہے مزا　　حشر میں اس کو خدا دے گا جزا
اور نبیؐ صاحب کا اُس پہ پیار ہے

حدیث عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ۔

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مضبوط پکڑے سنت میری کو نزدیک فساد اُمت میری کے پس واسطے اس کے ہے ثواب سو شہیدوں کا۔ **نظم**

اس طرح فرما گئے خیر البشر　　جب فساد اُمت میں میری ہو اگر
سُنّتوں پر جو ہوا مضبوط تر　　سو شہیدوں کا ملے اس کو اجر
واہ کیا سُنّت بھی اچھا کار ہے

احمدی آمین کیوں چھوڑے بھلا　　سنّتوں سے کیوں وہ منہ موڑے بھلا
منکروں سے وہ نہیں ڈرتا ذرا　　اہل بدعت پر رہے غالب سدا
کیوں کہ اس کا تو خدا خود یار ہے

سنّت و قرآن سے وہ رکھتا ہے یار　　اس لئے غالب ہے وہ بلیل و نہار
سیکڑوں ہوں بدعتی یا ہوں ہزار　　وہ حدیث آیات سے دیتا ہے مار
پاس اس کے یہ بڑا ہتھیار ہے

منطقی معقول گر ساری پڑھے　　اور مخالف احمدی کے وہ بنے
احمدی جب اُس پہ اک آیت پڑھے　　پھر جواب اس سے نہ کوئی بن پڑے
ساری منطق رہ گئی بیکار ہے

احمدی سے منطقی بھاگے شتاب　　اس نے کب دیکھی سنی حق کی کتاب

اس لئے ہوتا ہے وہ بس لاجواب
پھر نہ حق مانے تو خود ہوگا خراب
منطقی یہ بدعتی کا یار ہے

دیکھ لیویں گر کبھی یہ بدعتی
ہاتھ سینے پر ہیں باندھیں احمدی
یا سنیں آمین اُن سے جہر کی
اُن کو مسجد سے نکالیں یہ غوی
ظالموں پر لعنت جبار ہے

فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ بقر میں وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ۔

یعنی اور اُس سے زیادہ ظالم کون ہے جس نے منع کیا اللہ کی مسجدوں میں کہ پڑھا جاوے وہاں نام اس کا اور دوڑا ان کے اجاڑنے کو ایسوں کو نہیں پہنچتا کہ بیٹھیں اُن میں مگر ڈرتے ہوئے۔

نظم

مسجدوں میں جو کرے ذکر خدا
ہے بڑا ظالم جو اس کو روکتا
اس کو ظالم حق نے قرآن میں کہا
دیکھ لو سورہ بقر میں ہے لکھا
وہ بڑا عاصی ظالم و بدکار ہے

ہائے صد افسوس اُن کی عقل پر
مسجدوں سے جو نکالیں ظلم کر
پر موحد دل میں اپنے صبر کر
روتے ہیں اکثر یہ اُن کے ظلم پر
ان کے صبر و شکر کا اظہار ہے

یعنی اب چمکا ستارا احمدی
پھیلی سارے ملک میں سنت نبی کی
جہر سے آمین بھی جاری ہوئی
بدعتی کو مثل گولی کے لگی
لگ گئی گولی کلیجے پار ہے

دعویٰ ان کا جھوٹ ہے یہ سربسر
مانتے ہم سب حدیثیں سر اوپر
جب سنیں آمین نمازوں میں یہ خر
جل کے بھاگیں نیتوں کو توڑ کر

واہ کیا دعویٰ ہے کیا اقرار ہے

جو کہ آمین جہر سے پڑھتے ہیں جی ہو گئے کافر یہودی وہ سبھی
بس انھیں آمین لگے مثل چھری اس لئے توڑیں نمازوں کو غوی
بدعتی کو کیا لگی تلوار ہے

اَخْرَجَ التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ وَطَلْحَۃُ فِی الْجَنَّۃِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّۃِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّۃِ وَاَبُوْ عُبَیْدَۃَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّۃِ ۔

ترجمہ اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر جنّت میں اور عمر جنّت میں اور عثمان جنّت میں اور علی جنّت میں اور طلحہ جنّت میں اور زبیر جنّت میں اور عبدالرحمٰن بن عوف جنّت میں اور سعد ابن ابی وقاص جنّت میں اور سعید بن زید جنّت میں اور ابوعبیدہ بن جراح جنّت میں۔

نظم

ترمذی میں یوں روایت آچکی عبدالرحمٰن عوف نے ہے یہ کہی
اس طرح فرماتے تھے حضرت نبیؐ دس صحابہ کو کہ ہیں یہ جنّتی
اُن کے ناموں کا کیا اظہار ہے

ہیں جو بوبکرؓ و عمرؓ حضرت کے یار اور عثمانؓ و علیؓ اصل وقار
پانچویں طلحہ صحابی نیک کار! ہیں یہ سارے جنّتی کر لو شمار
اور زبیر اس مرتبہ کا یار ہے

عبدالرحمٰن ابن عوف ہمنشیں سعد بن وقاص سنّت کے معین
ہیں عبیدہ ابن جراح اصل دین اور سعید ابن زید اے مومنین

ان کا جنت میں بنا گھر بار ہے

واہ کیا ان کا بڑا ہے مرتبہ ‏ جنتی جن کو نبی نے کہہ دیا

دوست رب کے اور نبی کے ہیں سدا ‏ رفع یدکے ہیں یہ راوی برملا

اس سے زیادہ کیا سند درکار ہے

رفع الیدین کی حدیث

وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِنِ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ فِیْ عَشْرَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یُکَبِّرُ ثُمَّ یَقْرَاُ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یَرْکَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ فَلَا یُصَبِّیْ رَاْسَہٗ وَلَا یُقْنِعُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَہْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا فَیُجَافِیْ یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَیَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْہَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ ثُمَّ یَنْہَضُ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الرَّکْعَۃِ الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فِیْ بَقِیَّۃِ صَلٰوتِہٖ حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْہَا التَّسْلِیْمُ اَخَّرَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ ھٰکَذَا کَانَ یُصَلِّیْ ۔ رواہ ابوداؤد والدارمی وروی الترمذی وابن ماجۃ

مَعْنَاہُ ۔ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ۔

ترجمہ اور روایت ہے ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا بیچ دس شخصوں کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ میں خوب جانتا ہوں تم سے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا صحابیوں نے پس بیان کرو ۔ کہا ابو حمید نے کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ برابر کرتے اُن کو مونڈھوں اپنے کے پھر تکبیر کہتے پھر قرآن پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ برابر کرتے ان دونوں کو مونڈھوں اپنے کے پھر رکوع کرتے اور رکھتے دونوں ہتھیلیاں اپنی اپنے گھٹنوں پر سیدھی کرتے پیٹھ پس نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے پیٹھ اور سر ہموار رکھتے اور پھر اٹھاتے سر اپنا پس کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ پھر اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ برابر کرتے اُن دونوں کو مونڈھوں اپنے کے درحالانکہ سیدھے کھڑے ہوتے پھر کہتے اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر جھکتے طرف زمین کے سجدے کے لئے پس دور رکھتے دونوں ہاتھ اپنے پہلوؤں اپنے سے اور موڑتے انگلیاں پاؤں اپنے کی یعنی اس طرح کہ انگلیاں حضرت کی قبلہ کی طرف ہوئیں پھر اٹھاتے سر اپنا سجدہ سے اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا بچھاتے پس بیٹھتے اُس پر پھر آرام کرتے یہاں تک کہ جاتی ہر ہڈی طرف ٹھکانے اپنے کے پھر سجدہ کرتے پھر کہتے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور اُٹھتے اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا پھر بیٹھتے اُس پر یعنی جلسۂ استراحت کے لئے پھر آرام کرتے یہاں تک کہ آجاتی ہر ہڈی ٹھکانے اپنے پر پھر کھڑے ہوتے پھر کرتے دوسری رکعت میں مانند اس کے پھر جس وقت کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر یعنی بعد تشہد کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے مونڈھوں تک جیسے کہ تکبیر کہی تھی نزدیک شروع کرنے نماز کے پھر کرتے اسی طرح بیچ باقی نماز

اپنی کے یہاں تک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچھے اس کے ہے سلام نکالتے بایاں پاؤں اپنا اور بیٹھتے کولے پر اوپر بائیں جانب اپنے کے پھر سلام پھر سلام پھیرتے۔ کہا اُن دس صحابیوں نے کہ سچ کہا تو نے اسی طرح تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے۔ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور دارمی نے اور روایت کئے ترمذی اور ابن ماجہ نے معنی اس کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

نظم

بوحمید ساعدی نے یوں کہا جانتا ہوں میں صلوٰۃ مصطفےٰ
دس صحابی سن کے بولے برملا کس طرح تھی وہ نماز مصطفےٰ

کر بیان جو کچھ نبی کا کار ہے

ساعدی بولے کہ تھے حضرت نبی جب کھڑے ہوتے نماز اپنی کو جی
دونوں ہاتھ اپنے اٹھا لیتے تب ہی اور برابر کرتے وہ مونڈھوں سے تی

یہ اٹھانا اولاً اک بار ہے

بعد ازاں تکبیر کہتے مصطفےٰ اور وہ پڑھتے کلام اللہ کا
پھر یہی تکبیر کہتے باصفا اور وہ لیتے ہاتھ مونڈھوں تک اٹھا

پھر رکوع کرتے یوں ہی اظہار ہے

وہ ہتھیلی ہاتھ کی وہ پاک تر رکھتے اپنے دونوں گھٹنوں کے اوپر
پھر برابر کرتے وہ خیر البشر اونچا نیچا سر نہیں کرتے مگر

پیٹھ سر رہتا برابر ہوا رہے

حمد کرتے پس وہ اللہ پاک کی دونوں ہاتھ اپنے اٹھاتے پھر نبی
پھر برابر کرتے وہ مونڈھوں سے تی اور کھڑے رہتے وہ سیدھے خوب ہی

رفع یدا اب ہو گیا سہ بار ہے

کہتے پھر تکبیر کو حضرتِ نبی بعد اس کے سجدہ میں جاتے تب ہی

سجدہ کرنے کا یہی اطوار ہے

موڑتے بھی انگلیاں دو پاؤں کی　　طرف قبلہ کے انھیں کرتے وہیں
سر وہ سجدے سے اٹھاتے بالیقین　　پاؤں بایاں موڑتے سرور دین

ہاتھ پاؤں کیا صفائی دار ہے

بیٹھتے آرام سے اس پاؤں پر　　اس قدر وہ بیٹھتے سن لو مگر
ہڈیاں آجائیں اپنی جگہ پر　　سجدہ پھر کرتے نبی خیر البشر

تسبیح اور تعریف استغفار ہے

دوسرے سجدے سے اٹھ کے مصطفےٰ　　پھر بھی تکبیر وہ کہتے سدا
پیر بایاں موڑتے وہ باصفا　　بیٹھتے اس پاؤں پر وہ پیشوا

جلسۂ راحت کا یہ اظہار ہے

بیٹھتے آرام سے ایسا تمام　　تو کہ پکڑیں ہڈیاں اپنا مقام
پھر کھڑے ہوتے تھے حضرت لاکلام　　دوسری رکعت میں وہ کرتے یہ کام

رفع ید اور جو کہ گذرا کار ہے

رکعتیں دو پڑھ کے جب ہوتے کھڑے　　کہتے اس کے بعد پھر تکبیر تھے
اور اٹھاتے ہاتھ سرور دین کے　　پھر برابر کرتے وہ مونڈھوں ہی کے

رفع ید پورا یہ چوتھے بار ہے

اس طرح پڑھتے نماز اپنی نبیؐ　　جو کہ باقی اور رہ جاتی سبھی
جب کہ ہوتا ان کا سجدہ آخری　　بعد میں جس کے کہ ہے تسلیم جی

یہ تشہد آخری اظہار ہے

پیر بائیں کو نبیؐ دیتے نکال　　اور تورک کرتے وہ بے قیل وقال
ہے تورک اس کو سن اے نیک حال　　اب بتا دوں گا نہ کر اس کا خیال

فضل سے اس کے جو میرا یار ہے

بیٹھتے حضرت نبیؐ اِس طور پر | طرف بائیں کولے اپنے کے اُوپر
بعد پھر تسلیم کرتے سب ہی پر | آپ کے جو ساتھ میں ہوتے بشر

یہ صلوٰۃِ مصطفےٰ اظہار ہے

دس صحابی سن کے بولے برملا | ساعدی تو نے یہ ہے سب سچ کہا
ایسے ہی پڑھتے محمد مصطفےٰ | وہ نماز اپنی یوں ہی کرتے ادا

یہ طریقہ سیدِ ابرار ہے

اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے واسطے نماز کے اٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ ہوتے برابر مونڈھوں کے پھر تکبیر کہتے ۔ پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا اسی طرح کرتے اور جب سر اٹھاتے رکوع سے اسی طرح کرتے اور نہ کرتے اس کو وقت اٹھانے سر کے سجدہ سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری مسلم نے ۔ فائدہ دراسات اللبیب فی اسوۃ الحسنۃ بالحبیب میں لکھا ہے کہ اس حدیث میں زیادہ کیا بیہقی نے ان لفظوں کو فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی ۔ یعنی ہمیشہ تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ نماز میں رفع الیدین کرتے رہے یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے یعنی وفات شریف تک رفع الیدین کرتے رہے ۔ اور کہا مجد الدین فیروز آبادی مصنف قاموس نے سفر السعادۃ میں کہ تین جگہ اٹھانا ہاتھوں کا ثابت ہوا ۔ اور بسبب کثرت راویوں کے یہ بات تواتر کو پہنچی چار سو خبر اور اثر اس باب میں صحیح ہوئی اور عشرہ مبشرہ نے روایت کی ہے کہ ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں ہی نماز پڑھتے تھے یہاں تک اس جہاں سے رحلت فرمائی اور سوائے اس کے کچھ بھی ثابت نہ ہوا ۔

وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کَانَ إِذَا رَأٰی رَجُلًا وَلَا یَرْفَعُ یَدَیْہِ إِذَا رَکَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَمَاہُ بِالْحَصٰی۔ رواہ البخاری فی رفع الیدین۔

اور روایت ہے نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب دیکھتے کسی کو رفع الیدین نہیں کرتا نہ رکوع میں جانے کے وقت اور نہ رکوع سے سر اٹھانے کے وقت تو کنکریاں پھینک کر مارتے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے اپنے رسالہ رفع الیدین میں۔

نظم

رفع ید کی ہیں حدیثیں جا بجا　　بلکہ ہے سفر السعادۃ میں لکھا
چار سو خبریں اثر وارد ہوا　　اور تواتر ان میں پہنچا برملا
ذکر اس کا ہر جگہ بسیار ہے

سب حدیثوں میں ہوا ثابت یہیں　　رفع ید کرتے رہے سردار دیں
اور ہمیشہ یہ کیا کرلو یقیں　　اس سوا ثابت ہوا کچھ بھی نہیں
مرنے تک کرتے رہے یہ کار ہے

اور بخاری کے رسالہ میں خبر　　آئی ہے اس کو ذرا تو غور کر
رفع ید کو جو نہیں کرتا بشر　　کنکری ماریں تھے اس کو بن عمرؓ
چھوڑا اس نے کیوں نبیؐ کا کار ہے

اب بڑا افسوس ہے اس کے اوپر　　جو موحد ہوگیا ہے باخبر
اور رفع الید نہیں کرتا مگر　　کنکری مارو تم اس کو بے خطر
اور منکر ہو تو مارا مار ہے

احمدی سچے اگر ہو ہوشیار　　بدعتیں ہاتھوں سے روکو بار بار
اور اگر تم سے نہیں ہوتا یہ کار　　حق سنادو اور کہو آمین پکار
یہ تو فرمان نبیؐ سردار ہے

منکروں کا جس جگہ پہ زور ہو ہو سکے تو وعظ تم ان کو کہو
وعظ کہنے سے اگر مجبور ہو اپنے دل میں اُن سے تم نفرت کرو
جو کرے ایسا وہ ایمان دار ہے

جن میں یہ باتیں نہ ہوں جو ذکر کیں اُن میں ایمان مثل رائی کے نہیں
اس لئے آمین سے روکے ہیں لعیں ہو سکے تو اُن کو ڈانٹو بالیقیں
ڈانٹنا بھی اُن کا اچھا کار ہے

جہر آمین کی حدیثیں جا بجا آئی ہیں اکثر کتابوں میں لکھا
میں نے پر اُن پر کیا ہے اکتفا رفع ید کو بھی لکھا تھوڑا ہی سا
مختصر ہے پر بڑا پُر کار ہے

رفع ید سنت نبیؐ کی ہے قوی کیوں کہ حضرت نے ہمیشہ اُس کو کی
اور اصحابِ نبیؐ کرتے سبھی بن عمرؓ نے تو بڑی تاکید کی
عشق سنت کا انھیں بسیار ہے

اِس لئے اس تارکِ سنت اوپر کنکری مارے تھے وہ ابن عمرؓ
یعنی سنت سے ہوا کیوں بے خبر رفع ید کو جو نہیں کرتے بشر
تارکِ سنت سے وہ بےزار ہے

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ۔ رواہ البیہقی

ترجمہ اور روایت ہے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چھ آدمیوں پر لعنت کی میں نے اور خدا نے اور ہر پیغمبر

مقبولِ دعا ہے ایک تو بڑھانے والا اللہ کی کتاب میں دوسرا جھٹلانے والا اللہ کی تقدیر کو تیسرا غلبہ کرنے والا زبردستی تو کہ عزت دے اُس شخص کو جس کو خدا نے ذلیل کیا اور ذلت دے اس کو جس کو خدا نے عزت دی۔ چوتھا درست جاننے والا اللہ کے حرام میں اُس چیز کو جس کو خدا نے منع کیا یعنی مکہ میں منع کی بات کو جائز رکھنے والا پانچواں میری آل میں سے حلال جاننے والا اللہ کے حرام کو یعنی سید ہو کر حرام بات کو درست جاننے والا۔ چھٹا چھوڑنے والا میری سنت کو۔ روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے۔

نظم

اور نبی صاحب نے ہے فرما دیا ... میری سنت جو کوئی چھوڑے فتا
ہیں سے اور رب نے اُسے لعنت کیا ... اور نبی سب ہیں گے مقبول دعا

اُن کو بھی اس پر پڑی پھٹکار ہے

یہ حدیث مصطفےٰ اسمیں آچکا ... تارکِ سنت دہے لعنت کیا
بھلا مانے یا کوئی مانے بُرا ... ہم کیا جانے نبی نے کہہ دیا

ترجمہ اسں کا کیا اظہار ہے

جو حقارت جان کر سنت نبی ... رفع یدہو یا کہ ہو آمین جہر کی
اور عمل کرتا نہیں اُس کو کبھی ... اُس پہ بھی لعنت خدا کی آچکی

سارے نبیوں کی پڑی پھٹکار ہے

آج کل کے مولوی مُلا کثیر ... رفع ید آمین کو وہ جانے حقیر
اس سبب اُن کو نہیں کرتے شریر ... کیا پڑھے پڑھ کر ہوئے شیطانکی پیر

اُن پہ بھی لعنت خدا کی مار ہے

بدعتی کرتا ہے جو محنت سدا ... یعنی روزہ اور نمازیں برملا
اور زکوٰۃ و حج بھی کرتا ہے ادا ... پر قبول اس کو نہیں کرتا خدا

بدعتی کا سب عمل بے کار ہے

منطقی جو بدعتی منشی ہوا مولوی ہو یا کوئی حافظ بڑا
گر وہ بدعت سے نہیں ڈرتا ذرا جان لو شیطان کا ہے وہ پیشوا
اُس کو جانو وہ بڑا بدکار ہے

کیوں کہ قرآن میں یوں ہیں سمجھا گیا بے عمل جو مولوی کوئی ہوا
ہوگیا شیطان وہ مثلِ گدھا دیکھ لو سورۂ جمعہ میں ہے لکھا
چیخنے کو ہوگیا تیار ہے

یعنی وہ بکتا پھرے ہے جا بجا کہتا ہے تقلید شخصی ہے روا
بلکہ اس نے فرض اور واجب کہا پٹۂ تقلید گردن میں لیا
خر کی گردن میں اسی کا ہار ہے

بہت سے لوگوں کو ہے گمراہ کیا اُن کی گردن میں وہی پٹہ دیا
ہوگئے وہ بھی مقلد برملا جب کہ ہے گھنٹال گردن میں لیا
واہ کیا گھنٹال گھنگرو دار ہے

بدعتی خر نے بھی کیا قبضہ کیا سب گدھوں کو اپنے تابع کرلیا
جس طرف پٹے کو کھینچے خر بڑا کھنچے جاتے ہیں وہ سارے برملا
اُن پہ وہ دجال ہی اسوار ہے

فائدہ مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ۔

ترجمہ کہاوت اُن کی جن پر لادی توریت پر نہ اٹھائی انھوں نے جیسے کہاوت گدھے کی پیٹھ پر لے چلتا ہے کتابیں بُری کہاوت ہے اُن لوگوں کی جنھوں نے جھٹلائی ہیں اللہ کی باتیں اور اللہ راہ نہیں دیتا بے انصاف لوگوں کو۔

محمدیوں کے نام کا بیان

نام کے جو احمدی ہیں بے شمار / رفع ید کا وہ نہیں کرتے ہیں کار
اور وہ آمین نہیں کہتے پکار / بدعتی سے بھی ملے رہتے ہیں یار
دو غلہ جو دین میں ہے وہ خوار ہے

اور اگر سچے ہوتے ہیں احمدی / کیوں نہیں کرتے وہ آمین جہر کی
جانتے اچھا اگر فعلِ نبیؐ / رفع ید بھی کیوں نہیں کرتے اجی
کیوں عمل کرنے سے اُن کو عار ہے

اپنے منہ سے احمدی کہلاؤ تم / کیا نبیؐ کو شکل پھر دکھلاؤ تم
رفع ید کرتے نہیں شرماؤ تم / کیا نبیؐ کو شکل پھر دکھلاؤ تم
گرم جس دن حشر میں بازار ہے

اور جہر آمین کو ہلکا جان کر / ہو گئے اس سے بھی ہو تم بے خبر
کیوں نہیں کرتے تمہیں کیا ہے ضرر / کیوں تمہیں دل سے نہیں اللہ کا ڈر
کیوں نہیں ڈرتے کہ وہ قہار ہے

اور اگر توبہ کرو چھوڑو شور / اور کہو آمین جہری کو ضرور
بخش دے گا سب گناہوں کو غفور / ہے یہ قرآن و حدیثوں میں ظہور
بخش دینا بھی اُسی کا کار ہے

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۃ صف میں یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ ——— یعنی اے ایمان والو کیوں کہتے ہو منہ سے جو نہیں کرتے بڑی بیزاری ہے اللہ کے یہاں اُس سے کہ کہو

وہ چیز جو نہ کرو۔

اِس طرح فرماتا ہے پروردگار سورۂ صف میں لکھا یہ آشکار
مومنو کیوں مُنہ سے وہ کہتے ہو کار جو نہیں کرتے ہو تم اُس کو سنوار
ایسی باتوں سے خدا بےزار ہے

اِس سے بھی ناراض وہ مالک بڑا جو کہو مُنہ سے نہ لاؤ تم بجا
مومنو اِس میں یہی سمجھا گیا حکم دین کے سب عمل کرنا سدا
ماننا اوّل ہوا اقرار ہے

یعنی جب ایمان پہلے لا چکے! دین کے احکام کو سچے کہے
پر عمل کرنے میں کیا مشکل ہوئے بلکہ رب نے تو اُسے آسان کہے
سورۂ حج میں یہ صاف اظہار ہے

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ حج میں وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ —
ترجمہ یعنی اور نہیں رکھی تم پر ہم نے دین میں کچھ مشکل

نظم

کیا ہوا کیسے ہوئے ہو احمدی -!! بدعتی سے بھی ملے رہتے ہو جی
کیا تمہیں اُن کی سی لذت آگئی گیارہویں کی کھیر تم کو بھا گئی
اُن کے ترنگھوں سے تم کو پیار ہے

وہ تو بدعت میں اُڑاتے ہیں مزا گیارہویں مولود جو کرتے سدا
تم کو بھی بھایا ہے اُن کا سامزا قورمہ قلیہ پُلاؤ ہے دھرا
ساتھ میں اُن کے یہ سب تیار ہے

جب ہوئی دعوت کہیں پایا پتا گیارھویں مولود یا تیجہ ہوا
احمدی جو بدعتی سے ہے ملا اُس جگہ یہ داؤ پاکر جا گھسا
کھالیا جو کچھ ہوا تیار ہے

یعنی جو پایا وہاں شیر و شکر ہو خمیری قورمہ قلیہ اگر
یا کہ بریانی مطنجن خوب تر پیٹ بھر کر ہو گئے وہ شیر نر
اب فقط شونا انھیں درکار ہے

اِس لئے جو نام کے ہیں احمدی رفع ید آمین نہیں کرتے غوی
گر کریں گے لذتیں چھوٹی سبھی اور نہ دعوت میں انھیں لے بدعتی
لقمہ تر ملنا بڑا دشوار ہے

مکر سے کھاتے ہیں دنیا لوٹ کر بدعتی بے دین مشرک بے ہنر
گیارہویں کرواتے ہیں وہ بےخبر تاکہ آوے ہاتھ لقمہ خوب تر
گیارہویں کی کھیر لذت دار ہے

اِس لئے وہ چھوٹتی ہرگز نہیں کھیر کی لذت بھلا چھوٹے کہیں
پر یہ بدعت کو کراتے ہیں وہیں بدعتیں جو مال لیتے ھیں لعین
جن کی بدعت میں خوشی بسیار ہے

تیجہ دسویں اور چہلم کو روا بدعتی نے جو کہ اس کو کر دیا
کیوں کہ اس میں آتا ہے نمکی مزا چھوٹنا اس کا بھی یوں مشکل ہوا
بعد میٹھے کے نمک درکار ہے

بیان تہمت لگانا بدعتیوں کا عاملِ سنّت کو

عاملِ سنّت جو ہیں گے باعدل متہم کرتے ہیں اُن کو پر دغل
خالہ پھوپی سے نکاح کو لامحل صحیح کہتے ہیں وہاں وہ بے خلل
یہ سراسر جھوٹ کی بھرمار ہے

اور بھی سور کی چربی کا پتا — جھوٹ یہ اُن کی طرف نسبت کیا
اک رسالہ خون سا جو ہے لکھا — کذب اور باطل سے اُس میں بھر دیا
کیوں لکھا یہ جھوٹ کا طومار ہے

اس لئے لکھا کہ دین سنت مٹا — احمدی بچوں کو دیں قیدی کرا
جب شریف کعبہ کو جا کر دیا — کاذبوں کا جھوٹ سارا کھل گیا
ہر طرف سے پڑ گئی پھٹکار ہے

اہل سنت کی واں عزت ہوئی — حاکم مکی نے بھی تعظیم کی
اور گئے اُن سے نکالے بدعتی — جھوٹ کی تہمت جنھوں نے تھی کری
کاذبوں پہ لعنت جبار ہے

خالہ پھوپی سے نکاح کرنا حرام — ہے لکھا قرآن میں یہ لاکلام
احمدی جو ہیں گے سارے خاص و عام — یہ عقیدہ رکھتے ہیں اے نیک نام
سنت و قرآن سے اُن کو کار ہے

گوشت ہو سور کا یا چربہ کا تمام — ہے لکھا قرآن میں یہ سب حرام
احمدی قرآن کو مانیں لاکلام — ہو گئے فاسق جو بد کرتے ہیں نام
اُن پہ اُلٹی اب پڑی پھٹکار ہے

پھر نہیں اُن کو ذرا شرم و حیا — ایسا تو اُن کی کتابوں میں لکھا
ماں بہن سے جو نکاح لے وے پڑھا — جو حرام اللہ نے کر دیں سدا
اور کرے صحبت وہ موذی خوار ہے

مذہب حنفی میں یہ فتوی لکھا — حد نہیں آنے کی اُس کو برملا
کیوں کہ ہے یہ تو محل اولاد کا — اُس بچارے نے اُسے حاصل کیا
اور ہدایہ میں لکھا یہ کار ہے

اور خرچی زانیہ کی جو حلال حنفی مذہب ہیں لکھی بے قیل وقال
دیکھ لے چلپی ذرا کر کے خیال ہے وقایہ کی شرح میں سن یہ حال
فقہ میں ایسی ژٹل بسیار ہے

اور ہدایہ میں لکھا یہ اور ہے حکم قاضی کا وہاں یہ طور ہے
جھوٹا دعوی اس کے آگے وہ کرے غیر کی عورت کو وہ اپنی کہے
اور گواہ جھوٹے کرے تیار ہے

یعنی جس نے جھوٹا ہے دعوی کیا وہ گواہ جھوٹے بھی لیجاوے فتا
پھر کہے قاضی سے وہ یوں بے حیا لو گواہ عورت یہ ہے میری سدا
غیر کی عورت وہ بے مکار ہے

یعنی جب قاضی اسے عورت وہ دے وہ فریبی اس سے پھر صحبت کرے
ہوگئی عورت حلال اس کے لئے کچھ نہ ہوے گی پکڑ اس کے لئے
مفت کی بیوی لے وہ بدکار ہے

مذہب حنفی میں ہے گا یوں لکھا چمڑہ شور کا باغت جب ہوا
پاک ہوتا ہے اسے سن لو ذرا بیچنا اس کا بھی ہے جائز لکھا
مذہب یوسف یہی اے یار ہے

اور قاضی خاں فتاوی میں لکھا ذبح جب کہ بھیڑیا کتا ہوا
کھال پر ان کی نمازِ باصفا گر پڑھی جاوے تو ہے جائز لکھا
فقہ میں ایسا لکھا بسیار ہے

اس طرح باتیں بھری ہیں ظلم کی مذہبِ حنفی میں یہ ہیں گی لکھی
چھوڑ کر قرآن کو یہ بدعتی ایسے مذہب کو پکڑتے ہیں قوی
ایسے مذہب سے ہمیں انکار ہے

ہم تو ان چیزوں کو جانے ہیں حرام   بھیڑیا کتا ہو یا سور تمام
زانیہ عورت کی ہے خرچی حرام   دیکھ لو اکثر حدیثوں میں تمام
سنت و قرآن سے ہم کو کار ہے

نظم

بدعتی نے احمدی سے ضد کری   پوربی نے جیسے اک لوٹے سے کی
احمدی کو وہ سناتا ہے غبی   اور کہتا رہا میں غالب اجی
بدعتی یہ پوربی کا یار ہے

پوربی کے پاس اک لوٹا تھا یار   تھا وہ چھوٹا بہت سن اے ہوشیار
جب کہ پاخانہ وہ جاتا نابکار   ہاتھ میں لوٹا بھی لے جاتا گنوار
پر نکلتی رہتی اس کی دھار ہے

اس کے پاخانہ سے فارغ ہونے تک   نکل جاتا اس کا پانی یک بیک
پوربی سمجھا کہ لوٹا بے دھڑک   ضد کرے مجھ سے جو ہووے اب تلک
لوٹا یہ ضدی بڑا بے کار ہے

پوربی احمق کہیں اے ہوشیار   ایک دن ہگنے گیا وہ بے مہار
پہلے ہی کر لی طہارت اس نے یار   بعد پاخانے کو بیٹھا وہ گنوار
ایسا ہگنا احمقوں کا کار ہے

پھر کہا غالب رہا میں خوب جی   اور خوشی ہو کر یہ احمق نے کہی
بولا لوٹے کیوں یہ توری ضد چلی   یا کہ موری مردمی پوری چلی
حمق کا اس کے یہ سب اظہار ہے

بدعتی بھی کرتے ہیں اس طور پر   دیں داروں سے لڑیں یہ بے خبر

اور کہیں غالب رہے تم رے اُوپر گرچہ ہیں بے دین مشرک بے ہنر
پُوربی کے مثل اُن کا کار ہے

یا خدا توفیق دے اُن کو تمام ضد کو چھوڑیں اور یہ لیں سُنّت کا کام
احمدی ہو جائیں سارے لاکلام دین کا سردار ہو جائے امام
بدعتی سردار تو بے کار ہے

فضل سے اُس کے یہ ہیں نے لکھدیا جس نے ہے ہر چیز کو پیدا کیا
جس کو چاہے دے رہ سنّت بتا چاہے دے جس کو ضلالت میں پھنسا
حال سنا دینا ہمارا کار ہے

ختم کر سب بحث کو عبدالکریم لکھ چکا اب سنّت و قرآن عظیم
اور ہدایت تو کرے سب کا حکیم جو بڑا رحمٰن ہے میرا رحیم
سب کا ھادی وہ بڑا غفّار ہے

ختم شد

اشعار گہر بار از جناب قاری قادر بخش صاحب سکندر آبادی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

کہتا جو دین حق ہے ہمارا احمدی ہے اس لئے یہ حق کا پیا را احمدی
ہوتا ہے باغ باغ بہت دل سے اس گھڑی جب لے کے نام اس کا پکارا احمدی
سنتا ہے جب یہ بات مسائل کی کان سے کرتا ہے اُس کو خوب نکھارا احمدی
توحید پر بھی رہتا ہے دل سے یہ مستقیم کرتا نہیں ہے شرک بچارا احمدی

سنت سے عشق رہتا ہے اس کو بجان ودل
بدعت کو کب ہے کرتا گوارا محمدی

رکھتا یہ پنجگانہ نمازوں کا دھیان ہے
تکتا نہیں ہے گرمی و جاڑا محمدی

وقت نماز آتا ہے مسجد میں شوق سے
کرتا ہے اُس کو دل سے گوارا محمدی

جن مسجدوں میں غلبہ یہ رکھتے ہیں بدعتی
کرتا ہے مشکلوں سے گذارا محمدی

انصاف سے یہ پوچھو ذرا ان سے بھائیو
لیتا ہے کیا بھلا یہ تمہارا محمدی

مسجد سے جو نکالتے ہیں دیکے جھڑکیاں
جائے کہاں اب ان کا یہ مارا محمدی

کچھ جھڑکیوں سے اُن کی یہ گھبراتا ہے بھلا
سمجھے گناہوں کا ہے کفّارا محمدی

تقریر میں تو رہتا ہے غالب یہی مدام
سو سو سے ایک ایک نہ ہارا محمدی

لیکن جہاں میں جب کہ عدو بیشمار ہوں
پھر کیا کرے اکیلا بچارا محمدی

قربان جان ودل سے محمدؐ کے نام پر
پڑھتا درود ہے یہ ہزارا محمدی

ہوتے جہاں ہوں کام شریعت کے برخلاف
کرتا ہے اُس جگہ سے کنارا محمدی

رہتی ہے راگ باجے سے نفرت اسے کمال
سنتا نہیں ستار دوتارا محمدی

شادی بھی خوب کرتے ہیں سنّت کے طور پر
کرتا نہیں ہے ڈھول نقارا محمدی

سہرا نقاب طرّہ و بدھی گلے کا ہار
جھگڑا یہ دور رکھتا ہے سارا محمدی

اپنے نفع کے واسطے لالچ میں آن کر
چاہتا نہیں کسی کا خسارا محمدی

اور جز خدا کی ذات کے ہر کاروبار میں
رکھتا نہیں کسی کا سہارا محمدی

ختم شد

مولانا عبدالسلام صاحب بستوی کی جملہ تصانیف طلب کرنیکا پتہ یہ ہے

مینجر کتب خانہ مسعودیہ اردو بازار دہلی ع۶